

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۝

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی

# بے مثل نبیؐ

صاحبِ فضیلت کون؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام

مجاوب

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

دیسح کی شان از روئے قرآن کریم

انرا  
صوفی عبدالغنی اصغر

شائع کردہ: اسلامی مشن سنت نگر لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# بے مثل نبی صاحبِ فضیلت کون ؟

حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام

بجواب  
 (مسیح کی شان از روئے قرآن کریم)

از صوفی عبد الغنی اصغر

شائع کردہ  
 اسلامی مشن سنٹر ٹکڑہ لاہور



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک شخص خواجہ نامی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس کا موضوع ہے ”مسیح کی شان از روئے قرآن“

اسے پادری اسلم خاں ۳۰ وارث روڈ لاہور نے مکتبہ جدید پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس میں انھوں نے مقامِ مریم، تولد بلا پدر، تکلم فی المعحد، نبی مادر زاد، مسیح رسولِ گمراہ، معجزات، نزولِ مائدہ، مسیح کی غیب دانی، عصمتِ مسیح، مسیح کے خطابات اور رفعِ سماوی وغیرہ عنوانات کے تحت قرآنِ کریم کے حوالے پیش کر کے دُور ازکارِ تاویلات اور ان سے من مانی نتائج اخذ کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور آخر میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ:

”یہ وہ ان اسلام با ناحق ایک تعصب ہے جو آپ کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہی آپ کو احقاقِ حق سے باز رکھ رہا ہے۔ اپنی آنکھوں سے اس کے پردوں کو چاک کرو اور

سینوں کو کینوں سے پاک کرو۔ انسانوں کی بنائی ہوئی کتابوں  
 کو کیوں کیڑا بن کر چاٹ رہے ہو۔ قرآن مجید کو پڑھو اور سمجھو  
 اور اس پر غور و خوض کرو کہ وہی تمہاری ہدایت اور رہنمائی  
 کرے گا۔ یہ رسالہ مناظرانہ انداز میں نہیں لکھا گیا۔ بلکہ  
 دردِ دل کے ساتھ ایک غیبی اور اندرونی ترکیب سے محض قرآن  
 کی شہادت پیش کر دی ہے۔ مسلمان اگر اس پر غور کریں تو آج  
 ہی ان کا بیڑا پار ہے۔

اے پادری! آپ یہ بات مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ  
 آپ کو علم ہے۔ مسلمان قرآن کریم کو اپنے لئے ہی نہیں پوری نسلِ انسانی  
 کے لئے سرچشمہٴ رشد و ہدایت اور ذریعہٴ فلاح و نجات مانتے ہیں۔  
 وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج جب کہ تمام پہلی الہامی کتابیں تحریف و  
 تضادات کا شکار ہو کر اپنی حقیقت ختم کر چکی ہیں۔ صرف قرآن کریم  
 ہی وہ کتاب ہے جو اپنے زمانہٴ نزول سے لے کر اپنی اصل صورت  
 میں موجود ہے۔ اور قیامت تک بغیر کسی رد و بدل کے موجود اور  
 محفوظ رہے گی۔ اس میں کسی حرف تو درکنار کسی نقطے اور شوشے  
 تک کا رد و بدل نہیں ہوا۔ اس کے متعلق خالق کائنات نے کلامِ ربّ  
 فیہ (اس کے کتاب حق ہونے میں کوئی شک نہیں) فرمایا کہ  
 اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)



کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ یہ لاکھوں کروڑوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ شرف اسی کتاب کو حاصل ہے کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہر جگہ اتنی کثرت سے پڑھی، سنی اور سمجھی جاتی ہے جتنی اور کوئی الہامی کتاب نہیں پڑھی اور سمجھی جاتی۔ قرآن کے تو معنی ہی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہیں۔

”تشان مسیح“ سے متعلق جو حوالے قرآن کریم سے آپ نے پیش کئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آپ کو کسی دوسری الہامی کتاب میں حقے کہ انجیل میں بھی نہیں ملے ہوں گے۔ بلکہ بشمول انجیل تمام موجودہ الہامی کتب کھلانے والی کتابوں میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوزیشن کو بڑے گھناؤنے انداز میں پیش کیا گیا ہے جیسی آپ کو شان مسیح کے اظہار کے لئے قرآن کریم کا سہارا لینا پڑا ہے۔ آپ کو جناب مسیح کی برودقت اور حسن کردار انجیل اور دیگر کتب مقدسہ سے پیش کرنا چاہیے تھا۔

یہ تو قرآن کریم یا دوسرے لفظوں میں اسلام کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ان تمام اتهامات سے جناب مسیح کا دامن صاف کر دیا ہے۔ جو خود انجیل اور تورات میں ان پر لگائے جاتے رہے ہیں۔ انجیل یوحنا کی زبانی سنیجے :-

”پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی اس شادی میں

دعوت تھی اور جب نے ہو چکی تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس سے نہیں رہی۔

یسوع نے اس سے کہا: "اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟"  
(یوحنا ۲: ۱-۴)

انجیل کے مطابق بنی اسرائیل کو آپ نے ان الفاظ میں مخاطب کیا ہے:-

۱۔ اے احمقو اور اندھو (متی ۲۳: ۱۷)

۲۔ اے سانپو اے آفسی کے بچو۔ (متی ۲۳: ۳۲)

۳۔ اے ریاکار فقیہو۔ (۵: ۱۳-۱۵) (۲۳: ۲۳)

(۲۵: ۲۷-۲۹)

۴۔ اے برگشتہ فرزندو (یرمیاہ ۳: ۶۲)

۵۔ بدگرواروں کی نسل۔ مکار اولاد (یرمیاہ ۱: ۲۴)

۶۔ خطاکار گروہ۔ بدکرداری سے لدی ہوئی قوم۔

(یسعیاہ ۱: ۴)

ہم ایک پیغمبر کی زبان سے ان الفاظ کے ادا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے اس کے مقابلے میں صاحبِ خلقِ عظیم رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاقِ بلا خطہ فرمائیے: "جن کے تعلق خدا خود فرماتا ہے۔ "إِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ"

۱۔ اے حبیب بے شک آپ صاحبِ خلقِ عظیم ہیں۔

اور پوری نسل انسانی سے فرمایا جاتا ہے:- "لَقَدْ كُنَّا مَلَكًا"



۷  
بقی رسول اللہ ﷺ

تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔  
کافر اذیتیں دیتے ہیں اور آپ انہیں برا بھلا کہنے اور بددعا دینے کی  
جگہ اٹھنے خدا کی درگاہ میں عرض کرتے ہیں :-

”اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے،“

ایک کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کڑا کرکٹ  
بروز دالتی

ہے۔ ایک دن خلاف معمول اس سے یہ بد تمیزی عبادہ نہیں ہوتی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ پوچھنے کی وجہ سے اپنا  
معمول پورا نہ کر سکی تھی (عبادت کو جاتے ہیں اور وہ یہ خلق عظیم دیکھ  
کر اسلام قبول کر لیتی ہے۔ کیا کوئی اور نبی خلق عظیم میں آپ کے  
مقابل پیش کیا جاسکتا ہے؟

جائے مسلمانوں کو تلقین کرنے کے آپ کو تو عیسائیوں کو اس  
کی طرف متوجہ کرنا چاہیے تھا۔ جن کے پاس انجیل مقدس کا ایک  
بھی وہ اصل نسخہ موجود نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خدا  
کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ اور موجودہ انجیل میں ایسے ایسے  
اختلافات اور تضادات پائے جاتے ہیں جن کی موجودگی  
میں اصل کا سراغ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس  
نا قابل تردید حقیقت کے پیش نظر آپ کو اپنے عیسائی بھائیوں  
کو یہ تلقین کرنا چاہیے تھی کہ :-

» انجیل تحریفات و تضادات کا شکار ہو کر اپنی اصلیت  
 و اہمیت کھو چکی ہے۔ اب تو محض ایک تقصیب ہے  
 جو آپ کے دلوں میں گھر چکا ہے۔ اور یہی آپ کو احقاق  
 حق سے باز رکھ رہا ہے۔ اپنی آنکھوں سے اس کے  
 پردوں کو چاک کرو۔ اور سینوں کو کینوں سے پاک کرو  
 انسانوں کی بنائی ہوئی ان کتابوں کو کیوں کیڑا بن کر چھوڑ  
 رہے ہو۔ قرآن مجید کو پڑھو اور سمجھو اور اس پر غور  
 کرو۔ کہ وہی تمہاری ہدایت اور رہنمائی کرے گا۔

میں نے ایک غیبی اور اندرونی تحریک سے قرآن کی  
 صداقت پیش کر دی ہے۔ اگر آپ اس پر غور کریں  
 تو آج بھی پیٹرا پار ہے؟

اسے یاد رہی! آپ نے قرآن کریم سے حضرت مسیح علیہ السلام  
 سے متعلق بہت سے حوالے پیش کئے ہیں۔ لیکن خود مسیح علیہ السلام  
 کے اس اہم اعلان کو نظر انداز کر دیا جس میں انہوں نے  
 قرآنی الفاظ میں اپنے بعد آنے والے ایک عظیم شان والے  
 نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت اور ان کے  
 اتباع کا حکم دیا تھا۔ سنئے :-

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ائْتُوا بِرَسُولِ  
 اللَّهِ إِلَيْكُمْ مَوْصًى قَابِلًا يَدْعِي إِلَى تَوَارَثِهِ وَ



مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ  
 اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، اسے بنی اسرائیل بے شک  
 میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ میں تصدیق  
 کرتا ہوں جو تمہارے پاس خدائی کتاب نورات ہے  
 اور میں خوش خبری دینے والا ہوں اس رسول کی جو میرے  
 بعد آئے گا۔ اس کا نام مبارک (احمد ہوگا۔

بتائے بشارت یا خوش خبری اپنے سے عظیم اور بڑے  
 کی دی جاتی ہے یا کمتر کی؟ اور پھر اس بعد میں آئے والے  
 عظیم غیر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 متعلق خدائی فیصلہ سنئے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ  
 الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ  
 الْمُشْرِكُونَ

(وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)  
 کو ہدایت یعنی قرآن اور دین حق یعنی اسلام دے کر بھیجا تا کہ  
 اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے) خواہ مشرک  
 کیسے ہی ناخوش ہوں)

اب انجیل کی زبان میں حضرت مسیح کی طرف سے  
نئی آخر الزمان پر ایمان لانے کے ارشادات سنئے

۱۔ ”مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ مگر اب تم ان  
کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق  
آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ بتائے گا۔ اس لئے کہ وہ  
اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔“

(یوحنا ۱۶ : ۱۲ - ۱۳)

قرآن کریم میں ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ هُوَ  
الَّذِي يُنْذِرُ (وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔ وہی کہتا  
ہے جو وحی ہوتی ہے)

۲۔ ”اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے  
اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا  
مددگار دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ اب تک تمہارے  
ساتھ رہے۔“

(یوحنا ۱۴ : ۱۵ - ۱۶)

۳۔ اور یہ سنادی کرتا تھا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا

ہے۔ جو مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ  
جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولاں میں نے تو تم کو  
پانی سے بپتسمہ دیا۔ لیکن وہ تم کو روح القدس سے



پنجمہ دسے گا۔ (مرقس ۱: ۷-۸)

۴) اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہیں کروں گا۔ کیونکہ

دنیا کا سرواڑا آتا ہے۔ اور مجھ میں وہ کچھ نہیں

(یوحنا ۱۲: ۳۰)

بتائیے حضرت مسیح کے بعد آنے والا۔ تسلی دینے والا۔

اپنی طرف سے سوائے وحی کے کچھ نہ کہنے والا۔ اور ابد تک

ساتھ رہنے والا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سوا اور کون ہے؟

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنا

مشن نامکمل چھوڑ گئے تھے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے پورا کیا۔ جس کی تصدیق قرآن حکیم کے ان الفاظ سے ہوتی

ہے۔ اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَارْتَمَمْتُ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

(آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے۔ اور روحانی

نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین اسلام

کو پسند کر لیا ہے)

کیا آپ کے ایمان کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ آپ حضرت مسیح

ان احکامات کی تعمیل اور قرآن کے ان حوالوں کے ساتھ ساتھ

جو آپ نے حضرت مسیح سے متعلق پیش کئے ہیں قرآن کے

ان حوالوں کے پیش نظر جو خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے نبی آخر الزمان  
پر ایمان لانے کے متعلق پیش کئے گئے ہیں۔ اس آخری اور کامل  
دین کو قبول کر کے حضرت مسیح کی فرماں برداری کا حق ادا کریں  
اسلام دین فطرت ہے اور اس کی صداقت پر ایمان انسان کی  
سلیم الفطرتی کی علامت ہے۔

تاریخ کی زبان سے سنئے :-

کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیوں کو سمجھا  
جاتے تھے اور ان سے بعد آنے والے روح حق اور فارق قلیط  
کے منتظر تھے۔ جب انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام کی تصدیق کی اور  
کئی صاحبانِ عباد و منصب نے اسے فوراً قبول کیا۔  
ہر قل شاہِ روم نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے قاصد  
کا احترام کیا۔ مصر کے عیسائی حکمران مقوقس نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قیمتی تحائف بھیجے۔ حبش کے  
عیسائی بادشاہ نجاشی نے اسلام قبول کر لیا۔ بحرین کا عیسائی  
حکمران ایمان لے آیا۔ نجران اور بنی تغلب کے کئی عیسائی مشرک  
مسلمان ہو گئے۔ حضرت اور دوستانہ الجندل کے حاکم حلقہ  
بگوش اسلام ہو گئے۔ اور صداقت اسلام کا اسلام قبول کرنے  
والوں پر یہ اثر ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے جان نثاروں کی ایک



بہت بڑی جماعت تیار ہو گئی۔

اور یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے عمر بھر میں صرف بارہ حواری تیار کئے۔ انہوں نے بھی وفاتہ کی۔ ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ایک دیہوداہ نے چند لوگوں کی خاطر انہیں پکڑوا کر سولی پر چڑھا دیا۔

اسے یاد رہی! آپ نے قرآن کریم سے مسیح کی شان بیان کی ہے۔ ہمارا قرآن کریم پر ایمان ہے اور ہم آپ سے بھی زیادہ حضرت مسیح کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن شاید آپ نے نبوت کی ضرورت اہمیت اور تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے پروگرام کی ان الفاظ میں وضاحت فرمائی:

فَاَمَّا يَا آدَمُ فَخُذْ بِذُنُوبِكَ فَبَعْدَ عَذَابٍ ثَبَاتٌ  
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(میری طرف سے تمہاری (نسل انسانی کی) طرف ہدایت آتی رہے گی۔ جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔ اسے کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا) جب جب دنیا میں گمراہی پھیلی گئی۔ خدا کی طرف سے اس کے پیغمبر خدائی ہدایت نامہ لے کر آتے رہے۔ کچھ لوگوں نے مانا۔ کچھ نے انکار کیا۔ اس نبی کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ گمراہی بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ خدا کی طرف سے ان کی

اصلاح کے لئے دوسرے نبی نیا ہدایت نامہ لے کر تشریف لاتے رہے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ انسانی تہذیب و تمدن نے رفتہ رفتہ ترقی کی ہے۔ اس لئے ہر نئے آئے والے کو نئے حالات کے مطابق اصلاحی پروگرام سونپا گیا۔ ایک خاص خدائی مشن کی تکمیل کے لئے نبی و پیامبر تشریف لاتے رہے، ظاہر ہے کہ خدا کے نزدیک ان کا درجہ اور ان کی شان کا پیمانہ خدائی مشن کی کامیابی تکمیل ہی ہو سکتا ہے۔

اب آپ ہی انصاف سے سوچئے کہ حضرت مسیح کو اس مشن کی تکمیل میں کتنی کامیابی ہوئی؟ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میرا تمام کام بعد میں آنے والا پورا کرے گا۔ بعد میں آنے والے رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشن کو کتنی کامیابی سے پورا کیا۔ اس صورت میں آپ کا انصاف کسے ذی شان اور کامیاب قرار دیتا ہے؟

ایک اور حیثیت سے غور کیجئے :- تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ روحانیت کا ارتقاء بھی رفتہ رفتہ عمل میں آتا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ بعد میں آنے والے کے عہد میں روحانیت اور عرفان الہی پہلوں کی یہ نسبت ترقی کر چکے ہوں گے۔ آپ اسے یوں سمجھ لیجئے کہ تعلیم کی تکمیل ہو رہی ہے۔ یہ شعبہ پرائمری، مڈل، ہائی، کالج سے ترقی کرتا ہوا یونیورسٹی تک پہنچ چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ پرائمری سے یونیورسٹی تک کے اساتذہ کے علم، قابلیت اور دانش میں درجہ بدرجہ اضافہ ہو گا



اور طالب علموں کا علم بھی ہر درجے میں پہلے کی نسبت ترقی کرتا چلا جائے گا۔  
 اب اگر آپ یہ فرمائیں کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی یونیورسٹی تک پہنچے ہوئے طالب علم پھر سے حضرت مسیح علیہ السلام  
 کے سکول یا کالج میں درس لینے لگیں۔ تو یہ کہاں تک مناسب ہوگا۔  
 اب تو اس یونیورسٹی کے طالب علم بھی سند فضیلت حاصل کر کے  
 علماء و ادویاء کی سند پر فائز ہو کر تعلیم دے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ  
 قیامت تک چلتا اور ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اب قیامت تک کسی  
 نئے نبی کی ضرورت نہیں اور نہ کسی نئی کتاب ہدایت کی۔  
 یاد رہی صاحب !

آپ نے قرآن کریم سے شانِ مسیح سے متعلق حوالے پیش کئے ہیں۔  
 یقیناً آپ نے پورے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہوگا۔ کیا آپ کو وہاں  
 نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نظر نہیں آئی؟  
 کیا **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** (ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا) کسی اور  
 نبی کی شان میں بھی آیا ہے۔ اور کیا آپ کو اس کا زندہ ثبوت نظر نہیں  
 آ رہا۔ دنیا بھر کی مساجد کے میناروں سے ۵۔ ۶ دفعہ اذان کی آواز  
 بلند ہوتی ہے۔ خدا کے نام کے ساتھ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
 کی گونج سنائی دیتی ہے۔ اور زمین کی گردش کی وجہ سے کوئی لمحہ ایسا نہیں  
 گزرتا جب کائنات میں یہ آواز بلند نہ ہوتی ہو۔

ہم تو خیر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام 'یواہر' ہیں۔ آپ عیسائی

ہونے کی حیثیت سے بتائیے۔ دنیا کے کس حصے میں حضرت مسیح  
کا نام بھی اسی طرح بلند ہوتا ہے ؟

پھر اسی قرآن کریم میں آپ نے پڑھا ہوگا : اِنَّ اللّٰهَ وَصَلٰتُكَ  
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
تَسْلِيمًا

(اے شک اللہ اور اس کے فرشتے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
بھیجتے رہتے ہیں۔ اسے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام کہجیو)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑی شان اور کیا بیان کی جائے  
کہ خدا اور اس کے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان  
آپ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجتا رہتا ہے۔ اور جب آپ کا نام  
سبارک سنا ہے نہایت ادب سے صلاۃ و سلام پڑھتا ہے۔

اور سنئے :-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ اور سوائے اس کے  
نہیں کہ ہم آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ نبی رحمت  
مجتم رحمت۔ کیا کسی الہامی کتاب میں کسی اور نبی کو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا  
خطاب عطا ہوا ہے۔

یہ آیت بھی آپ کی نظر سے گزری ہوگی۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ  
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (اور ہم نے تجھے تمام لوگوں کے



لے خوش خبری دیتے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اب آپ خود ہی بتائیے کہ افضل وہ ہوا جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا یا وہ جو ساری دنیا کے انسانوں کے لئے آیا۔ آپ کیوں نہ جانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔

دوسری جگہ آپ کو سیراجا مُنیراً کا خطاب دیا گیا۔ یعنی روشن سورج یا روشن چراغ۔ سورج اس لئے کہ آپ تمام نبیوں اور رسولوں میں خدائی مشن کی تکمیل کے سلسلے میں سورج کی طرح روشن تھیں اور چراغ اس لئے کہ آپ نے دنیا کے تمام لوگوں کو چراغِ ہدایت دکھایا جو قیامت تک روشن رہے گا۔

بتائیے کیا کسی اور نبی کو بھی یہ خطاب عطا ہوا ہے؟ یوں تو سارا قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ تاہم جو ہدایت حاصل کرنا چاہے۔ اس کے لئے اتنا ہی بہت ہے۔

اسے یاد رہے! آپ نے عصمتِ مریم سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تمام مذہبی تاریخ میں کوئی دوسری عورت ایسی نہیں جس کی پاک باندی کی قرآن اس طرح قسم کھاتا ہو؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ایک کنواری کے ہاں بغیر باپ کے بچے کا پیدا ہونا جانا ایسا واقعہ تھا جس میں ایک نبی کی ماں بدنام ہوتی تھی اور اس وقت

کے لوگوں کی طرف سے جو اہتمام لگائے گئے۔ ان سے آپ بے خبر نہیں  
 ان کی بریت کے لئے خدائی شہادت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ان الفاظ  
 میں بریت پیش کی گئی بلکہ معجزانہ طور پر بچے کی زبان سے گواہی دلائی گئی۔  
 اور حضرت مریم کو اس زمانے کی عورتوں میں سے پسندیدہ اور چاہا ہوا  
 قرار دیا گیا۔ اور یہ قرآن کریم کا بہت بڑا احسان تھا۔ ورنہ خود انجیل  
 میں یوسف نبی کو حضرت مریم علیہا السلام کا منگیترا اور ان سے  
 بچہ تکلیف سنبھالنے والے بنا کر حضرت مریم کو مشکوک بنا دیا ہوا تھا۔  
 ملاحظہ فرمائیے :-

”اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب ان کی  
 ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھا  
 ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی  
 گئی۔ پس اس کے شوہر نے جو راست باز تھا اور اسے  
 بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا  
 ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو چھوڑ ہی رہا تھا۔ کہ خداوند کے فرشتے  
 نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ  
 اے یوسف بن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں سے  
 آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے۔ وہ  
 روح القدس کی قدرت سے ہے۔“



## حضرت مسیح کے والد

”وہ رُوح کی ہدایت سے مکمل میں آیا اور جس وقت ماں باپ اس لڑکے یسوع کو اندر لائے تاکہ اس کے لئے شریعت کے دستور پر عمل کریں تو اُس نے اسے اپنی گود میں لیا۔“

(لوقا ۲ : ۲۷-۲۸)

”اور اس کا باپ اور اس کی ماں ان باتوں پر جو اس کے حق میں کہی جاتی تھیں تعجب کرتے تھے۔“

(لوقا ۲ : ۳۳)

کیا عیسائی یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قرآن کریم میں بیان کی گئی حضرت مریم کی عصمت پر یقین کرنا چھوڑ دیں اور ان خرافات کو قبول کر کے عیسائیت اختیار کر لیں۔ خدا را کچھ خیال کیجئے

کتاب ہدایت قرآن کریم نے عصمت مریم کی شہادت دی ہے اور جن کا اس کتاب پر پختہ ایمان ہے، انہیں سورہ نور کی آیت ۲۴ (جو لوگ پاک و امن عورتوں کو تمہارے منکائیں وہ فاسق ہیں)   
 اِنَّ مَثَلَ عِيسٰى فِي الْقُرْاٰنِ مَثَلٌ اَوْفَوْا

(جیسے تمہارے لیے التسلام کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی مانند ہے) پر ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے۔

جس خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو ماما یا پ کے بغیر پیدا کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا کرنا اس کے لئے کون سا مشکل تھا۔ لیکن آپ یہ تو جانتے ہیں کہ عام حالات میں کسی کے ہاں بغیر باپ کے بچے کا پیدا ہو جانا اس کے لئے نہ صرف یہ کہ عزت کا موجب نہیں ہوتا بلکہ اٹا بے عزتی اور بدنامی کا موجب بن جاتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ تمارقِ عادتِ پیدائش کا مقصد منکرینِ خدا کو اپنی قدرتِ کاملہ کا قائل کرنا تھا۔ اور جیسوے میں اگر انہیں گویائی عطا نہ کی جاتی تو کوئی بھی اس حقیقت کو تسلیم نہ کرتا۔

ہر بشر کو اللہ ہی کے روح ڈالنے سے زندگی ملتی ہے۔ **نَفْحُ رُوح** ہے۔ جیسے انسان کی پیدائش کے سلسلے میں فرمایا (..... ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوحِیْہِ)

اللہ انسان کو مکمل کرتا ہے اور پھر اس میں اپنی روح پھونکتا ہے۔

(سجہ ۸ - ۹)

پادری نے حضرت مسیح میں ڈالی جانے والی روح کے متعلق لکھا ہے کہ یہ روح اس میں بمنزلہ باپ کے تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام میں ڈالی جانے والی روح بمنزلہ ماں اور باپ دونوں کے تھی۔ اور خدا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ ماں باپ بیٹے بیٹی کی نسبت سے پاک ہے۔



آخری سطور میں آپ نے کھجور کے خشک درخت کے ہر  
ہونے اور پانی کے چشمہ کے جاری ہونے کو مسیح کی پیدائش سے  
متعلق ایسا معجزہ ظاہر کیا ہے جس کی آپ کے خیال میں کوئی  
مثال نہیں ملتی۔

بھلے آدمی! جس خدا نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے  
حضرت مسیح کو پیدا کیا۔ کیا وہ ان کی پورش کا انتظام نہ کرتا۔ ایسے  
معجزات ضرورت کے مطابق ہر عہد میں ہوتے رہ گئے ہیں۔

کیا حضرت اسماعیلؑ کے لئے بے آب و گیاہ صحرائے عرب  
میں شیر خوارگی کے عالم میں ان کے شدت پیاس سے بے قراری میں  
پاؤں پٹختے سے پانی جاری نہیں ہو گیا تھا؟ اور کیا بنی اسرائیل کے لئے بیابان  
تیسہ میں من و سلویٰ کا انتظام نہیں کر دیا گیا تھا۔ اور کیا حضرت ابراہیمؑ پر  
آگ کو گلزار نہیں کر دیا گیا تھا۔ اور کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے  
پانی میں راستہ نہیں بنا دیا گیا تھا۔ اور کیا آپ نے اسی قرآن میں سے  
شہیدوں کو رزق دیئے جانے کے متعلق نہیں پڑھا؟

اور اسی طرح کے کئی واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اور موجودہ  
زمانے میں بھی ہمیں کئی شہادتیں ایسی ملی ہیں۔ کہ جانوروں تک نے  
کسی سختے بچے کی حفاظت کی اور اس کے لئے بکریاں دودھ بہم  
پہنچاتی رہیں۔ یہ حال یہ خدا کی قدرت تھی۔ جس نے بن باپ مسیحؑ  
سے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ ”یہ میرے لئے آسان ہے“

یہ بھی خدائی قدرت اور عظمت خداوندی  
**تکلم فی المہمہ** کا تقاضا تھا۔ ورنہ جو اتہام لگ رہے تھے

حضرت مریمؑ یا دوسرے نزدیک کی لوگ کتابھی صفائی پیش کرتے  
 لوگوں کی زبانیں بند نہیں کی جاسکتی تھیں۔

نبی پیدا ہونے سے بھی پہلے نبی ہوتا ہے  
**نبیؑ مادر زاد** مطلب یہ ہے کہ نبوت اکسالی نہیں

ہوتی۔ بلکہ خداوند کریم نے مخلوق کی ہدایت کے لئے پہلے سے  
 انتظام کر رکھا ہوتا ہے۔ ہر نبی کی پیدائش اس کی تربیت

اور پرورش کا اسی انداز سے انتظام ہوتا ہے۔ نبی فطرتاً معصوم  
 ہوتا ہے۔ اب آپ سے کوئی کیا کہے۔ جن کی الہامی کتاب سب

نبیوں کو گناہگار گردانتی ہے۔ اور نبیوں پر ایسے اتہام لگاتی  
 ہے کہ جن کے ذکر ہی سے انسانیت شرم سے منہ چھپالے

ان کی بیان نہ کرنا ہی مناسب ہے

اور اس طرف توجہ دلانے سے وہ کہتے ہیں کہ ہماری کتاب سب

مقدس اظہار حق میں کسی بڑے چھوٹے کا لحاظ نہیں رکھتی۔

پادری نے معجزات کے ضمن میں حضرت مسیحؑ

**معجزات** کے اندھے اور کوڑھیوں کو چنگا کرنے یا ذہن

خدا مردوں کو زندہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ایسے نشان

کسی اور نبی سے ظاہر نہیں ہوئے اور مردوں کے زندہ کرنے کا ذکر



اس انداز سے کیا ہے۔ گویا اس صفت میں وہ خدائی میں شریک ہو گئے  
ہوں۔ لکھتے ہیں :-

”ایک بہت بڑی کرامت جو حضور سے ظاہر ہوئی وہ مومنوں  
کا زندہ کیا جانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نہ صرف طاقت بشری  
سے خارج بلکہ محض خاصہ خداوندی ہے۔ کوئی اس صفت  
میں خدا کا ہمسر و شریک نہیں۔ اول سے آخر تک قرآن  
شریف کو چھان مارو، بجز اس ایک استثناء کے کوئی ظہیر  
نہ ملے گی جس میں خدا کی اس خاص صفت احیائے مرنیوں  
میں کوئی بڑے سے بڑا انسان شریک پایا جاتا ہو۔“

اسے یاد رہی! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ معجزہ ایک نشان ہوتا  
ہے، جو ہر نبی کو دنیا کے سامنے اپنی صداقت کے اظہار کے لئے  
دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ ہر نبی کو اس زمانے کے خاص ماحول اور  
اپنے زمانے کے انسانوں کے خاص رجحان سے واسطہ پڑتا ہے  
اس لئے صداقت حق کے لئے معجزات بھی ہر نبی کو اس زمانے  
کے ماحول اور رجحانات کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصہ جادوگری کا عہد تھا۔ اس  
لئے انہیں عصا کے سانپ بن جانے اور انھیں کئے روشن کر  
دکھانے کے معجزات دیئے گئے۔ آپ نے دیکھا فرعون کے  
دربار میں جادوگروں نے رسیوں سے سانپ بنا ڈالے۔ تو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر سب کو نگل گیا۔ یہی حال دوسرے نبیوں کا ہے۔ ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا گیا۔ اور یہ ان کی ذاتی صلاحیت یا قوت نہ تھی۔ بلکہ حکم خداوندی اور تائیدِ باری سے ان معجزات کا صدور ہوتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حکمت کی معجزہ نمایوں کا دور تھا۔ اس لئے انہیں یہ معجزات عطا کئے گئے۔ چونکہ ان کا وعدہ خدا کی حکم سے صرف دشمنوں اور مخالفوں کے معجزہ طلب کرنے پر ہوتا تھا۔ اس لئے ان معجزات کی محض وقتی ہوئی تھی۔ ہر نبی کے جہان سے چلے جانے کے بعد ان کے معجزات کی قوت بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی تھی۔

لیکن نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علاوہ ان عظیم الشان وقتی معجزات کے جو کفار و مشرکین کے معجزہ طلب کرنے پر ان سے ظاہر ہوئے۔ مثلاً معجزہ شش القمر یعنی آپ کے ایک اشارے سے حکیم خدا چاند کے دو مندرے ہو گئے۔ معراج شریف بھی چند لمحوں میں آپ کو میر سہت افلاک کر والی گئی۔ اور عرشِ معلیٰ تک پہنچایا گیا۔

حضور کو قرآن شریف کا وہ ابدی معجزہ عطا ہوا جو قیامت تک مردہ ارواح کو زندہ گی، بیمار قلوب کو شفا اور ہمت کی ہمواری انسانیت کی اسی طرح رہنمائی کرتا رہے گا۔ جیسے پہلے نبی اپنے



اپنے محدود وقت میں کرتے رہتے ہیں۔ اور آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے علاموں کے غلام بھی وہ کرامات دکھا رہے ہیں۔ جو پہلے نبیوں  
سے بطور معجزہ و توجہ پذیر ہوئیں۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ  
فرماتے ہیں۔

۵۔ نہ پوچھ ان فرقہ پوشوں کو بصیرت تو تو دیکھ ان کو  
یدِ بیضائے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں  
اندھوں کو روشنی بخشنے کا کام تو اب ماہرینِ امراضِ چشم  
جس چاہے سستی سے انجام دے رہے ہیں۔ وہ آپ کے سامنے  
کی بات ہے۔ ایک ایک دن میں سینکڑوں ہزاروں مریض شفا یا  
ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی طرف سے آنکھوں کے عطیے دیئے  
جاتے ہیں۔ اور نابیناؤں کو بینائی مل رہی ہے۔

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت حضرت مسیح علیہ السلام

ہم نہیں چاہتے تھے کہ افضل الانبیاء حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو کسی نبی کے مقابلے میں پیش کیا جائے آپ  
کو خدا کی طرف سے دو عظیم الشان خطاب عطا ہوئے۔  
جن سے حضور کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت ہے۔ کیونکہ حضور  
کے سوا کسی اور نبی کو ان خطایات سے نہیں نوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

## دو عظیم الشان خطاب

۱۱ رحمتہ للعالمین :- تمام جہانوں اور تمام انسانوں کے لئے رحمت اسی لئے قیامت کے روز صرف آپ کو اللہ تعالیٰ سفارش کرنے اور انسانوں کو بخشوانے کی اجازت عطا فرمائیں گے۔ سب انبیاء و کرام لوگوں کو جواب دیدیں گے۔ پھر آپ اجازت طلب کر کے بخشش کی دعا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ کیا حضرت مسیحؑ یا کسی اور نبی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مرتبہ عطا کیا؟ بائبل سے تلاش کر کے بتلا جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درجہ عطا ہوا کہ دنیا میں بھی آپ مجسم رحمت تھے اور قیامت کے روز آپ اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے لئے بخشش کی سفارش کریں گے۔

(۱۲) مسر اجاؤ تمیراً اس کے معنی روشن ہو رہے ہیں القرآن پارہ ۳۲ میں لکھا ہے کہ قیامت تک آپ پر نازل شدہ قرآن کریم قائم رہے گا اور اس کا نور دنیا کو تابندہ کرتا رہے گا۔ اور یہ شمع ہدایت کا کام دے گا جس سے وہ لوگ منور ہوں گے جن کے قلوب کو اللہ تبارک و تعالیٰ اس طرف رجوع کر دے گا۔ یہ اعزاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا



یہ خطاب اتنا عظیم ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چمکتے ہوئے .  
سورج کا لقب عطا کیا . کیا بائبل میں کسی رسول یا نبی کو اعلیٰ  
نہیں خطاب عطا ہوا ؟ یہ خطاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو تمام انبیاء میں منفرد اور ممتاز کرتا ہے .

۴

۴

۴

”مسیح کی شان از روئے قرآن“ کے مصنف نے قرآن سے  
مسیح علیہ السلام کے متعلق کچھ اقتباسات دے کر سادہ لوح اور  
کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے . اس لئے ہمیں  
ان کے جواب میں قلم اٹھانا پڑا .

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر  
غور کیجئے . احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم ، اور آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم  
محمدؐ کا مادہ حمد ہے جس کے معنی ہیں نیکی میں سبقت ،

شان و شوکت میں بلندی ، حلیم طبعی ، کرم د فیاضی  
محمدؐ سب سے زیادہ تعریف کیا گیا . چونکہ آپ کو تمام اوصاف  
حمیدہ کا منظر بننا تھا . اس لئے ابہام الہی سے یہ نام رکھا گیا .  
اس لحاظ سے آپ یقیناً اسم یا مستثنیٰ ہیں . کائنات میں کون ایسی  
ہستی ہے جس کی اتنی تعریف کا جاتی ہو . اور زمین کے مشرق سے  
مغرب اور شمال سے جنوب تک ہر جگہ اپنے واسے انسانوں کے علاوہ

آسمانوں پر خدا اور اس کے فرشتے آپ پر درود پہنچاتے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی اور نبی کو یہ نام اور یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوا۔ دوسرے انبیاء حضرات کے اسمائے گرامی پر غور کیجئے  
آدم (گندمی رنگ کا) یہ نام ان کے جسمانی رنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

نوح (آرام و سکون) اسحاق (مسترت)  
یعقوب (پیچھے آنے والا) موسیٰ (پانی سے نکالا گیا)  
یسوع (سرخ رنگ) یوحنا (طویل العمر)

یہ تمام خدا کے سچے نبی تھے۔ مسلمان ان کی تصدیق کرتے اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کون ہے جسے اتنا بلند نام اور مقام نصیب ہوا ہو۔

پادری کا مقصد چونکہ افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مسیح علیہ السلام کی ترقی ظاہر کرتا ہے۔ اس نے ہم سب کو ذیل حقائق ان کے سامنے رکھ کر فیصلہ انہیں پر چھوڑتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا انہیں صداقت کو پالینے کی توفیق عطا کرے۔



## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت مسیح علیہ السلام

۱۔ آپ ایک کامل شریعت لے کر آئے۔ جس میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام احکام اور انسانی مسائل کا

کامل حل موجود ہے

۲۔ آپ تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک کیلئے رسول بن کر آئے۔

۳۔ آپ کا زمانہ رسالت ۲۳ سال رہا

۴۔ آپ نے خدائی مشن مکمل کر لیا اور آپ پر اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُم کے مطابق دین مکمل کر دیا گیا

۵۔ آپ نے لاکھوں انسانوں

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام شریعت موسوی کے پابند تھے۔

۲۔ آپ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی جھڑوں کے لئے آئے۔ فرماتے ہیں۔ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی جھڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔

۳۔ آپ کا زمانہ فقط تین سال رہا۔

۴۔ آپ اپنا مشن آتے وقت یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ناکمل چھوڑ گئے

۵۔ حضرت مسیح نے عمر بھر میں

حضرت محمد علی اللہ علیہ وسلم	حضرت مسیح علیہ السلام
کو راہ حق دکھائی اور دن کا	صرف بارہ گواہ ہی تیار کئے
خدا سے لڑنا سوا تعلق جوڑ دیا	
آخری حج کے موقع پر ایک	
لاکھ چوالیس ہزار صحابہ آپ	
کے ساتھ تھے	

۶۔ آپ کے تمام صحابی وفادار	۴۔ آپ کے سب سے بڑے
اور جان نثار تھے، نہ کسی نے	حواری پھرنے آپ کے آخری
بے وفائی کی اور نہ انکار کیا	وقت دوبارہ آپ کا شمار
بلکہ سینکڑوں نے آپ کی خاطر	کیا اور ایک حواری یہوداہ نے
اپنی جانیں قربان کر دیں	چند لوگوں کے لالچ میں آپ کو
	دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار کر لیا
	ایک نے لعنت بھیج کر پھیلانے
	سے انکار کر دیا، اور باقی بھاگ
	گئے۔

۷۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۵۔ انابیل کے مطابق آپ
اپنی عین حیات میں ملک	تمام عمر رومی شہنشاہ
عرب کی ایک وسیع سلطنت	کی رہنمائی رہے۔
کے حکمران اور دینی و دنیوی	کیا یہ نبی کی تفصیلت ہے



## حضرت مسیح علیہ السلام

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہ وہ ساری عمر ایک  
دنیاوی بادشاہ کا رعایا  
بننا رہے ؟

بادشاہ تسلیم کئے گئے ۔  
اور آپ نے قرآن کے  
خدائی قانون کو قانون  
حیات کی حیثیت سے  
نافذ کیا ۔

۸۔ سپاہیوں نے آپ کو گرفتار  
کیا ۔ آپ کو کانٹوں کا تاج  
پنایا ۔ منہ پر تھوکا ۔  
سر کندھے سے مارا ۔  
گالیاں دیں ۔ برہمنوں  
کے چوکے دیئے ۔ آخر صلیب  
پر کھینچ دیا ۔

۱۸۔ آپ اپنا خدائی مشن  
ختم کرنے کے بعد اپنی  
خوابش سے  
اللہ تعالیٰ الوہاب لا اعلیٰ  
کئے ہوئے واصل باللہ  
ہو گئے

کیا یہ فضیلت کے نشان ہیں  
غور کرو ۔

۴۹ ایک شخص یوسف نے گورنر  
پہلاطس سے آپ کی لاش  
حاصل کی اور اسے خفیہ فن

۱۹ آپ کے وصال کے بعد  
آپ کے لاکھوں  
معتقد مندوں نے

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کر دیا

آپ کی نماز جنازہ پڑھی  
اور پوری شان و اطمینان  
سے دفن کیا

(۱۰) آپ کو جب سولی دی

۱۰) آپ کی زندگی توکل

جانے لگی۔ تو آپ کی  
زبان پر تھا۔

علی اللہ عز و جہ استقامت  
اور صبر و استقلال کا نمونہ

ایلی ایلی کہا شہقینی

تھی۔ غارِ حرا میں جب

اے میرے خدا تو نے

دشمن سر پہ پہنچ گئے

مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

اور آپ کے پار غار

صدیق اکبرؓ کچھ خوف

زدہ ہوئے۔ تو

آپ نے فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

خوف نہ کھا۔ خدا

ہمارے ساتھ ہے

کیا یہ اس خدا کی شان

ہے۔ جو کہ ہمسائیوں کے

قول کے مطابق اَقْمُوا ثَلَاثَ

میں سے ایک خدا تھا۔

کس کے سامنے فریاد کی

اپنے ہی سامنے یا اللہ تعالیٰ

کے سامنے۔ ذرا سوچیے۔



# معجزات کے ضمن میں ضروری باتیں

پادری صاحب! معجزات کے سلسلے میں یہ باتیں ذہن میں رکھیے

۱، عام طور پر یہ قائم بالذات چیز نہیں ہوتی بلکہ نبی کو اپنی صداقت کے اظہار کے لئے خدائی نشان کی حیثیت سے دی جاتی ہے۔

۲، اس کے اثرات ایک خاص وقت کے لئے ہوتے ہیں (۳) معجزات اس ماحول کے مطابق ہوتے ہیں۔ جس میں نبی کو خدائی مشن پورا کرنا ہوتا ہے۔

۴، معجزات کا تعلق سطح زمین پر لوگوں کے گرد و پیش کے حالات تک محدود ہوتا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر سوازنہ کیا جائے تو حضرت مسیح کو (یاد رہے کہ ہم حضرت مسیح کو خدا کا سپہا رسول مانتے ہیں اور ان کے معجزات پر ہمارا ایمان ہے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔

مضمر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود تو خود ایک مجسم معجزہ تھا۔ اور اس کے اثرات وقتی نہیں بلکہ دائمی ہیں۔ اور قیامت تک قائم اور جاری رہیں گے۔ آپ اس سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی سب سے زیادہ ظلم و جبر اور  
اندھیروں کی دنیا تھی۔ فخر و نخوت، فسق و فجور، زنا، شراب اور  
ظلم و جور کا سرچشمہ تھی۔ انسانوں کی خرید و فروخت بھیڑ بکریوں کی طرح  
ہوتی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ زین کا ڈیرا دیا جاتا تھا۔

ایسے میں آپؐ سرایا تمبھرا بن کر تشریف لائے اور دیکھتے ہی  
دیکھتے دنیا اللہ کے نور سے معمور ہو گئی۔ بگڑے ہوئے عرب معجزانہ طور  
پر راہِ راست پر آ گئے۔ ان کی کایا پلٹ گئی۔ مجرموں کا خود دربارِ نبوی  
میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کرنا اور اپنے جرم کی سزا یا پناہ پر اصرار  
کرنا۔ شراب کی حرمت کے اعلان پر عادی شراب نوشیوں کا یک دم  
شراب چھوڑ دینا اور گھروں میں موجود شراب کو گلیوں میں انڈیل دینا۔  
غصہ سے زنا کا جرم سرزد ہو جانے پر گناہ سے پال ہوئے کے لئے  
از خود اپنے آپ کو اس گناہ کی سخت ترین سزا کے لئے پیش کرنا یا  
(ایک مستقل معجزہ نہیں ہے)  
از صاف سے کہنے کیا حضرت مسیح علیہ السلام میں ایسے معجزے کی

مثال ملتی ہے؟  
معجزہ شق القمر اس لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے کہ اس کا  
مطلق زمینی نہیں بلکہ آسمانی ماحول سے تھا۔ کافروں کے  
معجزہ طلب کرنے پر آپؐ کے انگلی کا اشارہ کرنے پر چاند کا دو ٹکڑے  
ہو جانا خاص آپؐ ہی سے مخصوص تھا جس کا ذکر شرفِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم



کے انہماک کے لئے کہ انشائیہ انقصر کے الفاظ میں کیا ہے ؟  
**معجزہ اسری یا معراج شریف** کا واقعہ جس کا ذکر قرآن شریف میں بڑی حرمت سے کیا گیا ہے ۔ بتائیے زندگی میں اور کس کو نصیب ہوا ہے ؟ رات کے مختصر سے وقفے میں آسمانوں کی سیر۔ اسرار غیب کے مشاہدات ۔ سدرۃ المنتہی تک رسائی ، انسانوں کے لئے انسانیت کے معراج تک پہنچنے کے خصوصی ہدایات و فرامین اور پیام رحمت کی بشارت اور کس کے حصے میں آئی ہے ؟

ساری دنیا میں اول سے آج تک کوئی ایسی نظیر  
**معجزہ قرآن مجید** پیدا کیجئے کہ کوئی شخص آدمی محض ہو۔ اس نے کسی سکول یا کسی بھی آدمی سے تعلیم حاصل نہ کی ہو، اپنی زبان میں ایسی فصیح و بلیغ جامع علوم ظاہری و باطنی کتاب لائے جیسی کہ قرآن کریم ہے اور اس کتاب کا یہ دعویٰ ہو۔ اور دنیا کا کوئی چودہ سو سال سے اس کی مثل نہ لاسکے۔

بَارِئُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ  
 فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُتُوذُهَا النَّاسُ وَالْجَبَّارَةُ ۚ أَعَدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۚ

ترجمہ اور اگر ہو تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ آنا ہی ہے ہم  
نے اوپر بندے اپنے کے پس لے آؤ ایک سورت مانند اس  
کی اور پکارو شاہدوں اپنیوں کو سوائے اللہ کے اگر ہو تم بیچے  
پس اگر نہ کرو گے تم اور ہرگز نہ کرو گے تم پس ڈرو اس آگ  
سے جو ایندھن اس کا آدمی میں اور پتھر تیار کی گئی ہے  
واسطے کافروں کے :

ہم دنیا بھر کے یودیوں، عیسائیوں، یہودیوں اور غیر مذہب والوں  
کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مذہب میں سچے ہیں تو اس طرح کی  
کوئی مثال اپنے مذہب سے پیش کریں جو قرآن کریم کے اس  
دعوے کی طرح ہے فیصلہ ہو ورنہ وہ یاد رکھیں کہ اپنے مذہب  
میں سپاہیوں کی ان کے پاس کوئی ٹھوس اور یقینی دلیل جس کو  
بنیاد بنایا جاسکے نہیں ہے۔

اس کے علاوہ گرد و پیش میں تو آپ کے معجزاتِ رحمت کا ظہور  
اس کثرت سے ہوا ہے کہ ان کا کوئی شمار ہی نہیں۔ بطورِ نمونہ  
از خروارے :-

- آپ کی بدولت آپ کی دایہِ حلیمہ کے گھر کا بکتوں سے بھر جانا۔
- ایک بدوی کی سوکھی بھٹی بکریوں کا دودھ دینے لگ جانا۔
- مختلف موقعوں پر برتن میں ہاتھ ڈالنے سے اس میں  
سے پانی اُبل پڑنا۔ اور آپ کے ساتھیوں کا سیر ہو کر پینا۔



• جنگل میں ایک خشک کوئیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کھلی بھر پانی ڈالنے سے کوئیں کا پانی سے بھرا ہوا اور  
سب ساتھیوں کا سیر ہو کر کئی دن تک خود پانی پینا اور  
جانوروں کو پانی پلانا۔

• پتھروں اور دختوں کا آپ کو سلام کرنا۔  
• لکڑی کے بے جہان ستون کا آپ کی جدائی میں روتا  
• ایک روٹی سے اسی آدمیوں کا شکم سیر ہو جانا۔  
• ایک پیالہ دودھ سے کئی آدمیوں کا سیر ہو جانا  
• جانوروں کا آپ کی خدمت میں شکایت پیش کرنا اور آپ  
کا فیصلہ کرنا۔

اور اسی قسم کے سینکڑوں معجزات ایسے ہیں جنہیں تاریخ  
نے بڑے ادب و احترام سے اپنے سینے میں محفوظ کر رکھا  
ہے۔ اور ان میں سے بعض کا ذکر تمثیلی طور پر قرآن کریم میں  
بھی آیا ہے۔ لیکن

گر نہ بیند بروز شپرو چشم  
چشم آفتاب را چہ گناہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

## غیروں کی نظریں

پادری صاحب ! اپنے تو عقیدت اور وابستگی کی بنا پر اپنے بزرگ، ہادی اور راہنما کی تعریف کیا ہی کرتے ہیں۔ کسی رہنما کی مہم گیری۔ فضیلت اور عظمت کی سب سے بڑی دلیل غیروں کی نظر میں اس کی قدر و قیمت ہوا کرتی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ عقیدت اپنوں نے تو ہزار مائے میں پیش کیا ہے۔ اور اسے اگر یک جا کیا جائے تو بڑی سے بڑی لائبریری بھی اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

غیروں کی زبانی سنئے  
صرف چند ہندو اور سکھ کی طرف سے دو دو چار چار  
اشعار پیش ہیں۔ اگر تمام شعراء کے کلام کو اختصار سے  
بھی پیش کیا جاتا تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جاتی  
سنئے۔

ہدایت مختصر اشعار، لشکر، ماہنامہ "شام و سحر"



## پہری چند اختر

کس نے دُڑوں کو اٹھایا اور صحیرا کر دیا  
 کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا  
 زندہ ہو جاتے ہیں جو مرنے ہیں اس کے نام پر  
 اللہ اللہ موت کو کس نے سیجا کر دیا  
 شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم  
 منہدم کس نے الہی قصر کسریٰ کر دیا  
 کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِ قیم  
 اور غلاموں کو زمانے بھر کا سولا کر دیا  
 سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات  
 اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا  
 آدمیت کا غرض سماں مہیا کر دیا  
 اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

www.only1or3.com

www.onlyoneorthree.com

دلورام کوثری

معبودِ جہاں بھی، خدیوِ محمدؐ  
 اللہ کا دربار ہے دربارِ محمدؐ

اللہ غنی روتق یا زار محمدؐ  
 سنتا ہوں کہ کہتے ہیں دیکھنے والے

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ خدا ہے مرتبہ دینِ محمدؐ  
 فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں غلامانِ غلامانِ محمدؐ  
 بتاؤں کوثری کیا شغلِ اینا  
 میں ہوں ہر دم ثناخوانِ محمدؐ

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰؐ کے ساتھ ہے  
 جو نبیؐ کے ساتھ ہے وہ کیرا کے ساتھ ہے  
 ہے کے دو رام کو حضرت جیلے جنت میں جیب  
 نفل ہوا ہندو بھی محبوبِ خدا کے ساتھ ہے

### امر حیدر قیس جالندھری

وہ ابرِ رحمت نعیم بھی ہے نعیمِ رحمت شمیم بھی ہے  
 شفیق بھی ہے خلیق بھی ہے، رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے  
 وہ محسنِ سیرت کا ہے مرفیعِ جمالِ حق ہے جمالِ اس کا  
 جیبِ ربِ جلیل بھی ہے، جمیل بھی ہے، حلیم بھی ہے  
 وہ علم و عرفاں کا ہے مدینہ، خزینہ، رازِ اس کا سینہ  
 وہ پیکرِ نورِ سرمدی ہے وہ حسنِ شائقِ عظیم بھی ہے



## عرشِ میلانی

رُخِ مصطفیٰ کا جمال اللہ اللہ  
 زباں کا وہ حُسنِ مقال اللہ اللہ  
 نگاہوں میں جادوِ دلوں پر تسلط  
 جمال اللہ اللہ جلال اللہ اللہ  
 اُتر آئے خود عرش و کرسی کے جلوے  
 نبوت کا اُجڑا رُخ کمال اللہ اللہ

---

طوفانِ زندگی میں سہارا تمہی تو ہو  
 دریائے معرفت کا کنارہ تمہی تو ہو

ہاں ہاں تمہیں تو ہو دلِ عالم کے دلنواز  
 دلدار و دلنشیں و دل آرا تمہی تو ہو

جاتی ہے عرش پر یہ تمہارے ہی فیض سے  
 میری دعائے دل کا سہارا تمہی تو ہو

## تلاک چند محروم

مبارک پیشوا جس کی شفقت دوست و دشمن پر  
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ پاک کینے سے  
انہیں اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں  
نسیم جانفزا پھرتی ہے کئے اور مدینے میں

## جگن ناتھ آزاد

سلام اس ذات اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر  
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیا سے امکان پر  
سلام اس پر جو حامی بنکے آیا غم نصیبوں کا  
رہا جو بے کسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا  
مددگار و معاون بے لیبوں کا زبردستوں کا  
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا  
سلام اس پر کہ جس کے نور سے پُر نور ہے دنیا  
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسخوڑ ہے دنیا  
سلام اس پر جلالی شمع عرفاں جس نے سینوں میں  
کیا حق کے لئے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں



مسلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ  
 نے حکمت کا چھلکا یا جہاں میں جس نے پیمانہ  
 بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی  
 زمانے سے تیز بندہ و آقا سنا ڈالی

## سرکش پر شاد شاد

اے زہے رہنمائے مرد و جہاں  
 جن کی حالت نے سعی کی مشکویر  
 ان کا کہنا ہے وحی مایو حیا !  
 نہ بناوٹ نہ اس میں کوئی قصو  
 اتنا کا پر تو ہے سب جلال و جمال  
 حرمین ان کے نور سے معبود  
 تو وہ مقبول ہے کہ بعد خدا  
 نام تیرا ہے مرث پر مسطور  
 میرا مسکن تیرا مدینہ ہو  
 تیرے قدموں سے جہوں نہ میں تسکینی دور

سرور کون و مکان، شاینشہ دنیا و دین  
 احمد مصطفیٰ محبوب رب العالمین  
 میں سالک راہ صفا، میں مالک ملک خدا  
 ان کے لئے سب کچھ ہوا خورشید و چرخ  
 شمس الضحیٰ، بدر الدجی، خیر الوری، نور الہدی  
 شان خدا افضل اللہ، شاینشہ کرسی نشین  
 قلم الرسل، ہادی گل ہیں باعث بر خیز و کل  
 سلطان دین شمس یقین ہیں رحمتہ للعالمین  
 مخلوق میں کیا ہیں یہ کثرت میں بے ہمتا ہیں یہ  
 کیا جانے کہ کی کیا ہیں یہ ان کا کوئی ہم پیر

### کنور مہندر سنگھ چیدی

نعت خواں سرور کون و مکان ہوتا ہوں میں  
 دیکھنا روح الایں سے ہم زبان ہوتا ہوں میں  
 رات دن جس آستان پر ہیں ملائک سجدہ ریز  
 بارہا اوج تخیل سے وہاں ہوتا ہوں میں  
 سرور کون و مکان پر بھجتا ہوں صد درود  
 اس طرح شیریں سخن، رطب اللسان توتاروں میں  
 جب کبھی جاتے ہیں ملکر سوئے طیبہ خوش نصیب  
 کارواں کیساتھ گرد کارواں ہوتا ہوں میں



کنور مہندر سنگھ بیدی کا ایک سلام اور اس کا ابتدائیہ  
ملاحظہ کیجئے

تصویر بے پناہی میں ہو یکتا	تخیل ہو سراسر عرش پیم
صدائیں نکلیں سازِ تارِ جاں سے	زمین شعرا ترے آسمان سے
پھر اپنی روح سے کاغذ بناؤں	قلم خطوبی کی شاخوں سے منگاؤں
مردلوں قلب کی ضو پاشیوں سے	سجاؤں نوبہ نو نقاشیوں سے

دورِ شوق سے پھر وہاں  
کروں عرض سلام عاشقانہ

اب سلام ملاحظہ فرمائیے۔ اس سے آپ کے دل کا رنگ دور  
ہو سکتا ہے۔

سلام اے معرفت کی بے کے ساتی

سلام اے جلوہ انوارِ باقی

سلام اے دل کے اندر لیئے والے

سلام اے سب حسینوں سے نرے

سلام اے درد پیدا کرنے والے

سلام اے سب کو اپنا کرنے والے

سلام اے سبک چھوڑ دینے والے

سلام اے نرس اپنے غمزدوں کے

سلام اے غمزدہ جلوہ پاشی

سلام اے حقیقتِ طبیعت کے باشی

## شیام سندر یا صر کا شمیری

دنیا کو تم نے آکر پُر نور کر دیا ہے  
 اور ظلمتوں کو یک سر کا نور کر دیا ہے  
 بینعالم حق سنا کر سرور کر دیا ہے  
 وحدت کی مے پلا کر مخمور کر دیا ہے  
 فلاں کی چوٹیوں پر وہ آفتاب چمکا  
 چشم فلک کو جس نے مسحور کر دیا ہے  
 غار حرا سے نکلیں وہ نور کی شعاعیں  
 تاریک وادیوں کو پُر نور کر دیا ہے  
 یثرب کی وادیوں کو باغ ارم بنایا  
 قاراں کو جس نے رشک صد طور کر دیا ہے  
 باصرے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری  
 جس نے گداگروں کو فقور کر دیا ہے

- - -

## ساحر ہوشیار پوری

دعوم ہے سارے جہاں میں آپ کی گفتار کی  
 اک زمانہ معتقد ہے آپ کے کردار کا  
 دولت دنیا کی اس زردار کو خواہش نہیں  
 مل گیا جس کو خزانہ آپ کے دیدار کا



سارا عالم ہے منور آپ کے انوار سے  
 سارا عالم آئینہ ہے آپ کے انوار کا  
 ہے فرشتوں کو تماشا اس کی درباری کریں  
 کس قدر اونچا ہے رتبہ آپ کے دربار کا  
 بھرتے سے کم نہیں یہ بھی ساحر ہے غلام  
 اپنے آقا اپنے مولا احمد مختار کا

سردار گور بخش سنگھ مخمور جالندھری  
 پھیلا اتق پہ نور رسالت مآب کا  
 بیت سے منہ اترنے لگا آفتاب کا  
 دی تونے کھڑار میں توجید کی اذان  
 بدلا ہے تونے رنگ جہان حراب کا  
 تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں تازگی  
 یہ وقت ہے ظہور رسالت مآب کا  
 انوار عام ہیں در پاک رسول کے  
 اس جلوہ گاہ میں کام نہیں ہے جواب کا  
 ظلمت کہوں میں ہیں سحر نو کی تابلیشیں  
 یہ فیض ہے ولادتِ ختمی مآب کا  
 مخمور کیف نور رسالت سے مست ہوں  
 سب جانتے ہیں میں نہیں خوگر شراب کا

## روشن لال نعیم

حسرت ہے کہ دم آنکے در شاہِ عرب پر  
 مدفن ہو تو سایہ دیوارِ مدینہ  
 طیب آپ ہیں یا محمد دیوں کے  
 ہم اس در کو دار الشفا دیکھتے ہیں

## لالہ بی بی رام راتم کشمیری

آپ وہ ہیں کبریا کے دل میں گھر آپ کا  
 آپ اس کے پیارے ہیں اور وہ دلبر آپ کا  
 رات ہو دن ہو سحر ہو شام ہو یا دوپہر  
 منتظر رہتا ہے سائل کے لئے در آپ کا  
 جو ہمارے پاس ہے وہ آپ کا ہے یا نبی  
 جان شیریں آپ کی، دل آپ کا، سر آپ کا  
 نیرِ اعظم بنا ہر وقتہ ریگِ عرب  
 اے محمد دیکھ کر روئے منور آپ کا  
 راتم کو چاہے زمانہ چھوڑ دے پرواہ نہیں  
 راتم سے لیکن نہ چھوٹے یا نبی در آپ کا



تمنی پیار سے لالہ رنق و ہلوی  
 قلم لاؤں پر جبریل بن کر شاخ طوبی سے  
 رقم ہو جب کہیں وصفِ رخ الور محمدؐ کا  
 نہ پوچھو یہ سرِ عرش بریں کس شان سے پہنچے  
 شبِ معراج تھا کچھ اور کروفر محمدؐ کا  
 نشان مخلوق کا ہوتا نہ بنتی یہ کبھی تویا  
 نہ آتا صورتِ آسمان میں گر پیکر محمدؐ کا  
 یہ وہ ذاتِ مقدس ہے رسالت ختم ہے جن پر  
 ہوا ہے اور نہ ہوگا اب کوئی شہر محمدؐ کا

تو بے محبوب خدا چاہتے والائیرا مرتبہ سارے رسولوں میں بالائیرا  
 نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم - نظر آتا ہے ہر اک سمت اجالائیرا

### برہم ناتھ قاصر

یہ نکتہ ہویدا ہے مائینطق سے زبان خدا ہے زبان محمدؐ  
 کھلی قابِ قوسین سے حقیقت مکان خدا ہے مکان محمدؐ  
 محمدؐ سے توحید کا راز پوچھو بیان خدا ہے بیان محمدؐ  
 رواں تھا رواں سے رواں ہی بیگا قیامت تلک کارواں محمدؐ  
 بہاراں بہاراں لطافت لطافت خوشا گلشن ہے خزان محمدؐ

## رشتی پٹیا لوی

اے رسول اللہ اکمل علی آپ نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا  
ہر طرف سے آپ کے نور و ضیا آپ نے دل میں اجالا کر دیا  
مجھ سے بے بس مجھ سے بے مفرد ہے آپ کی توصیف ہو سکتی نہیں

## پہنڈت لشن تراش حامی

ہو کس سے بیان منزلت و شان محمد  
ہے آپ خداوند ثنا خوان محمد  
عاصی پیش بہتر قیامت سے ڈریں کیوں  
کافی ہے انہیں سایہ و امان محمد  
بخشیں مجھے توفیق اگر نعمت کی حامی  
بھولوں نہ کبھی عمر بھر احسان محمد

## پہنڈت رام پرتاب اکمل جالندھری

کیا شان، جناب رسالت کی نظریں جھکی ہوئی ہیں مگر آفتاب کی  
قرآن پاک اسکی صداقت پہ گواہ تھی کن بندوں پر رسائی جناب کی  
اکمل کہیں مقام ادب مانگھ سے نہ جائے  
توصیف لکھ رہے ہیں رسالت کی



## مہر لال ضیاء فتح آبادی

اسلام کی تعلیم ہے فرمان محمدؐ  
گھنٹی گئی کوتاہی چشم و دل انسان  
لکھی گئی دنیا میں ضیاء نورِ یقین سے  
توحید کا نقشہ مٹے عرفان محمدؐ  
بڑھتی ہی گئی شوکتِ دینِ سائرین محمدؐ  
انسان کی تاریخ بعنوان محمدؐ

رسالت در حقیقت جسم کا جاں سے تعلق ہے  
کسی کو کس طرح انکار ہو تیری رسالت سے  
یہ رازِ زندگی روشن کیا تو نے زمانے پر  
کہ بتا ہے مکمل آدمی حق کی عبادت سے

## مثنوی شیشور پر شاد منور لکھنوی

بانی اسلام اے خورشیدِ تابانِ عرب  
اے محمدؐ مسطقی جانِ عرشانِ عرب  
آپ کے پیغام کی بنیاد تھی الہام پر  
اک نئی یا بساؤ الی خدا کے نام پر  
اسی سے ہے لقبِ پاک سرورِ کونین  
یہ عرش و فرش یہ کل کائنات آپ کی ہے  
عرب کو جس نے بنایا جواب صدِ قرون  
بس ایک ذاتِ سنو وہ صفات آپ کی ہے

## ستیا پال اختر رضوانی

جمہور و مساوات کا پیغمبر ہے آئینہ حالات کا پیغمبر ہے  
 اسے خطہ بطحا و عرب کے باسی نو کشف و کرامات کا پیغمبر ہے  
 ہم دیر نشیں بھی ہیں ترسے مدح سرا  
 رہبر جو تجھے اہل حرم مانتے ہیں

## شکر لال ساقی سہارنپوری

تھی شبِ معراج میں سارے قلم پر چاندنی  
 نورِ محبوبِ خدا سے تھی منور چاندنی  
 عرش و کرسی پر کہاں تھا ماہ کا نام و نشان  
 روئے احمد چاند تھا تھی اس سے یکسر چاندنی  
 کیا کہوں جلوہ تھا کیا صلِ علی صلِ علی  
 رہ گئی تھی دیکھ کر حیران و ششدر چاندنی

## نردیو سنگھ اشک جالندھری

کیا کہوں کس قدر بالائیشیں ہے آئیاں تیرا  
 فرازِ عرش پر دیکھا ہے اسے سرورِ نشان تیرا  
 اسے دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل ہیں دنیا میں  
 بنایا جس تے دل میں اسے رسول اللہ مکان تیرا



اگر کوئی تمنا ہے مرے دل میں تو اسے آقا  
دمِ آخر جیسے میری ہو سنگِ آستانِ تیرا

---

کرشن لال موہن سے

معرفت کی روشنی کے فیض  
اہل دنیا پر کھلا معراج سے  
کرے میں اس کی عظمت کے سبب  
بے گمان اے کرشن موہن ثبت ہے

تھا فرازِ عرش نامِ مصطفیٰ<sup>۳</sup>  
جلوہِ حسنِ تمامِ مصطفیٰ<sup>۴</sup>  
برہمن بھی اخترا مِ مصطفیٰ<sup>۵</sup>  
قلبِ گیتی پر دوامِ مصطفیٰ<sup>۶</sup>

---

گورن لال ادیب کھنوی

السلام اے بہرِ فیادیں  
السلام اے فخرِ آدمِ السلام  
ہر قدم تیرا دلیلِ راہِ دوست  
ہے وہ دل آئینہ صدق و صفا

السلام اے رحمۃ للعالمین  
السلام اے نازقِ روحِ الایں  
تذکرہ تیرا حدیث و نشیں  
جس میں ہو تیرا تصورِ جاگزین

---

پرکاش ناتھ پریتر

مٹادی تیرگی قلب و نظر کی  
ہو اعرافِ انہست دلوں کو  
دل و جاں کیوں نہ ہوں مرہونِ

تجلی پاش ہے جاں محمدؐ  
سنا جس دل نے پیغامِ محمدؐ  
دل و جاں میں ہے اکرامِ محمدؐ

---

لالہ مری دھڑ شاد

حسرت ہے یہ حضور کے قدیوں میں جان دوں  
ادمان ہے کہ دیکھ لوں جلوہ حضور کا  
دل شاد و فیض یاب زیارت سے وہ بھی ہو  
ہے جان و دل سے شاد بھی شیدا حضور کا

سردار شیر سنگھ شمیم

جنہیں ہو دیکھنا نور الہی  
نہ ہو جو شائق کوئے محمدؐ  
مسلم ہوں خواہ غیرندہ کے آدمی  
سب پر شمیم فرض ہے اطاعت کی

پندت بر جہون زیبا

گلزار وحدت حضرت محمدؐ  
اللہ روح کوئی مکان ہے  
انوار رحمت حضرت محمدؐ  
فخر شریعت حضرت محمدؐ  
چشم و چراغ دنیا و عقیقہ

تیج و ترائے ساغر ستافی

کرتا تھا ہمیں بادۂ عرفاں تو شرہ  
نہ تھا نہ کسی نے کوئی تجھ سے تھا بیزار  
تو نور صداقت کا تھا دنیا میں علمدار  
ایمان کا رہبر تھا تو اسے پیکر انوار  
کہتے ہیں تجھے شمع شبستانِ مدینہ



پیشہ تہذیب و تمدن

آیا ہے لب پہ نام رسول کریم کا  
وحدت کو تاز کیوں نہ ہو محمد کی ذات پر  
جلوہ تڑپ اٹھا ہے ریاضِ نعیم کا  
نورِ خدا ہے نورِ رسول کریم کا  
نشاہد نہ ہو سکا کسی مشہور الگ

چمن لال چمن وہ حسن کا اک دیوتا  
وہ جس کے آنے کی خبر دیتے تھے موسیٰ پیشتر  
دہ حکمران بھروہ  
خود و ملک جن و بشر

پیرِ محمودیال عاشقِ لکھنوی

ہج کہ کہ ان آنکھوں کوئی اور بھی دیکھا  
بتلا کہ سرِ عرش پر ہے کوئی پہنچا  
پایا ہے کسی اور نبی بھی یہ رتبہ  
اللہ سے زینت تری ہے عرشِ معلیٰ  
جھوٹے ترے القنی کہ پائے محمدؐ

لالہ تارا چند تارا

ہیں جہاں میں گونپا ہر مائل زناہم  
اس تمنائیں روید سدا رکھنے میں ا  
دل میں معجز حسن احمد مختار ہم  
شاہد مقصود کا دیکھیں کہیں یہ ہم  
کہ نہیں سکتے ہیں ہرگز نافہ تاتار ہم

## جگن ناتھ کمال کرتا ریوری

دنیا میں جب وہ ساعت اکرام آگئی اپنی جگہ پہ گردش ایام آگئی  
 دن ڈھلتے ڈھلتے دھوپ لبِ بام آگئی تفسیر و انضام کیلئے شام آگئی  
 وائیل تھی شروع کہ خورشید چھپ گیا

چھپتا نہ کیوں کہ مہر رسالت کا وقت تھا  
 اس جھپٹے میں نگر تیاروں کی کھل گئی آئی جو چاندنی تو سیاہی بھی کھل گئی  
 دنیا تمام اوس کے جھپٹوں سے ڈھل گئی کل کائنات رت جگا کرنے پہ تل گئی  
 قدرت نے احترام یہ اس رات کا کیا

سرمہ بنا کے دیدہ و دل میں لگا دیا  
 جیسا بدھصور کے آثار ہو گئے نزدیک دور پرچہ اخبار ہو گئے  
 جن و ملک سلام کو تیار ہو گئے حاضر بھی ثوابت و تیار ہو گئے  
 دستِ خدا نے کسول کے باب انقلاب کا  
 سورج کیا طلوع رسالت تاب کا

www.only1or3.com

www.onlyoneorthree.com

منشی لچمن ٹرائن سنیا

دل میں گر عشقِ نبی ہو تو ہے انسان انسان  
 ورنہ کیا خاک پھر اس خاک کی تصویر میں ہے  
 جب ہے نام ہی نقشِ نگین دل پہ  
 فرش سے عرشِ ملک جو ہے مری تسخیر میں ہے



راجنہ رہا در موج فتحگرھی (شب معراج کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں)  
 نور ہی نور ہے ناعرش بریں آجکی رات رات ملتے ہیں میرں امیں آجکی رات  
 دیکھ کر عرش پچھوٹا گئی آمد رگ گئی گردش افلاک و زمین آجکی رات  
 ایک لمحے میں سفر اور زمین سے ناعرش ایک انسان ہو اُس قدر نشین آج کی رات  
 ندیب و قوم سے محدود نہیں فیض رسول  
 جھک گئی سارے زمانے کی جیسے آج کی رات

لالہ دھرم پال گپتا

دفتاریہ دل مثال غنیمت و گل کھل اٹھا جیو ریاس و غم میں آگئی یاد رسولؐ  
 گل بھی جیو پالی ہوئی تھی فیان دل یہ سرور اور رگ رگ میں لسی تیرا آج بھی یاد رسولؐ  
 اس سے پہلے بزم مستی کیا تھی اک ظلت کدہ جسے گئی شمع دل کو روشنی یاد رسولؐ

لالہ خیر فلک

نغمہ وحدت حق دہر میں گایا تو نے کمالی والے عجیب گیت سنایا تو نے  
 باہمی نفرت و کینہ تھا و طیر جن کا نس الفت کا سبق ان کو پڑھا یا تو نے  
 کر دیا ایک شہنشاہ و گدا کا رتبہ اونچ اور نیچ کا سب فرق بتایا تو نے

لالہ چند سی پشاد شیدا دلہنی

ایسے رحمت رینہ بن کر کون تھا جلوہ فگن  
 کھل گیا اک دشت تھارستان میں وحدت کا چمن

ہو گئی شانِ مقدس ہر طرف وہ جوشِ زن  
 بن گئے ریگِ رواں کے ذرے شکِ یاسمن  
 پیش کی وہ سامنے ہر اک کے صورتِ نور کی  
 نعرۃ اللہ اکبر سے فضا مہر کی

### یقیناً نافذ و پہلوی

ویدہ ترخونِ دل شامل یہ کیوں آنسو میں سے  
 جب تشفی کے لئے یادِ نبی پہلو میں ہے  
 الفتِ حضرت کا نافذ ایک ادنیٰ ہے یہ وصف  
 یہ کمالِ نعمت گوی اور پھر تہہ دین ہے

### سوامی ترمل امرتسری

رقاہ عام ہی ترانچا جبکہ نصیب  
 نقبِ کسوت ترانچا نام، سو جائے  
 بھگوانداس بھگوان  
 شانِ معراج سے بس عقیدہ گھلا۔۔۔ مرکزِ عشق ہیں خاتم الانبیاء

کابنی بعدی، قولِ محبوبِ حق  
 درو اسکے بھگوان اصبح و ساء  
 کیا درس مساوات دیا نوعِ بشر کو۔ اترے گا نہ سر کے کبھی حسانِ محمد  
 معراج کی شب کوں تھا ہمارا خد اکا۔ اللہ سے یہ مرتبہ پستانِ محمد  
 یہ ذاتِ مقدس تو ہر لسان کی ہے بحق۔ مسلم ہی نہیں سب سے دامنِ محمد

پیشانی



## عرش صہبائی

یہ قرآنِ مقدس ہے ظاہر خدا نے خود سمیر کی ثنا کی  
چلا، ذکر یہ بخل میں کس کا کہ ہر سو گونج ہے حق علی کی

سادھو رام آرزو سپار پوری

ہے صبح ازل صورتِ خندانِ محمدؐ اور شام ابدِ رفیع پریشانِ محمدؐ  
اسے آرزو بخشیا تھا اختر میں محمدؐ ہندوؤں مگر یوں میں شناخانِ محمدؐ

گوری پر شاد ہندم

کیوں نہ ہو فخر یہ تو قیر ہے کیا کم ہندم بخشدی نعت کی جاگیر نبیؐ نے مجھ کو  
یا لوبرج گویا ناتھ جیکل ابرت مری

تیرے دم سے ہو گئیں تار یکیاں سب منتشر  
پاگئی راحت تیرے آنے سے چشم منتظر

کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا پیشوا مانیں تجھے  
کیوں نہ راہِ حق میں اپنا رہنما مانیں تجھے

سرواری لال لشتِ میرٹھی

خوابِ محمدؐ شد انبیاءؑ تھے مگر دستگیرِ امیر و گدا تھے  
گناہوں کے جہنمِ طوفانِ پائے وہی کشتیِ دوسرے ناخدا تھے

مدایت کا دنیا میں پیغام لائے وہ شمعِ تجلّیٰ لائے اسلام لائے  
یستر یہ قدرت کسی کو کہاں تھی زبانِ محمدؐ زبانِ خدا تھی

رام سرور پشید

تیری الفاظ و معانی سے، بالاتر تیرا  
شان میں تیری کہا شمس فی بد الدجی

بھیجتی خلق خدا ہے تجھ پہ یوں ہر دم سلام  
آپ کے لطافت کے شیدا ہیں خاص و عام  
آپ ہی کا نام دنیا میں ہوا خیر الام  
سے زمانے میں رواں یوں آپ کا کتبہ مدام

راگھو نندراؤ جذب  
لکھتا ہوں تیرے رخ نیکوئے محمد  
اس جذبہ دل فکار کو رویا پس شب  
ہے روکش خورشید فلک و محمد  
یارب تو دکھا دے رخ نیکوئے محمد

گو بندہ پر شاد و قضا

محمد رہنمائے انس و جان ہے  
لقب ہے سید کو نین فی شان  
جہاں میں زینتِ آدم سے  
رسولِ کبریا ئے دو جہاں ہے  
خدا قرآن میں، اس کا شاخاواں  
بنائے دین حق محکم ہے اس سے

گنیش لال خستہ دہلوی

کاشت اسرار و عہد یا محمد مصطفیٰ  
ہادی برحق کہوں بابتجہ کو نورِ معرفت  
آن کر تو نے عرب کا پار بیڑا کر دیا  
یارِ دشت کا سمجھوں تجھ کو سچا رہنما

ماذ سے اہل عرب ہی کو نہ تیری ذات پر  
حشر تک تجھ پہ کرے گا فخر سارا ایشیا



اودھے ناتھ نہ تتر لکھنوی

بنائے کن فکاں نور خدا کی بات کرتے ہیں

ادب کیساتھ ختم الانبیاء کی بات کرتے ہیں

مٹائیں طلستیں جس نے دکھائی راہ حق جس نے

ہم اس نور خدا، اس رہنما کی بات کرتے ہیں

سلام اس ذات عالی پروردگار نور اقدس پر

پڑھو صل علیٰ اہم مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں

وہ جس کے نور سے روشن ہیں یہ تمام دسحر شتر

اسی شمس الضحیٰ بدر اللہ جی کی بات کرتے ہیں

چاند بھاری لال صہیا جے پوری

اب مراد امن نہیں دامنِ حمت کم  
آپڑی ہے اس پہ خاکِ آستانِ مصطفیٰ  
تصور باندھ کر دل میں تمہارا رسول اللہ  
خدا کا کریم نے نظارہ رسول اللہ  
زیریں آگے خورشیدِ محشر میں کو کیا  
جس پر سایہ دامن تمہارا رسول اللہ

ساکے رام ساکات

جنت کی ہوس غلہ کی خوش تر بھر  
اکبارِ قسمت مجھے دکھلا مدینہ

چھپ جائیں ہر دیر ابر کے اندر - برقِ انبیاء کی جود دکھلا مدینہ

سرے کی طرح آنکھوں میں نالک میں لگاؤں - لاکھ آئے جو خاکِ درملا مدینہ

نشی رام پشاد

نشی رام پشاد ان کو جنت میں ملا جاؤ  
تشنہ لب ویاں بہر ساقی کو تر چلے

کشموری پرشاد کشموری  
قیامت کا منظر ہے میدان محشر  
نگو تسار بند تمام آ رہے ہیں  
شفاعت کو محشر میں اور سب کی  
پیہر علیہ السلام آ رہے ہیں

مدن لال ساحر

بیاں کیا سو محمد مصطفیٰ کا  
نظر جب آگئے گیسو مشکیں  
بیاں دم بند سے عقل رسا کا  
کھنچا آنکھوں میں نقشہ و فحی کا  
ہوئی بے شان میں وائیل نازل۔۔۔  
یہ ہے وصف آپ کی زلفِ دوتا کا

مدنی کی زمیں سو اور ساحر

دیر والا یہ ہو مسکن گدا کا

پندت لچھمن واس شائق امرت سری

برحق کہا خدا ہے رسول کریم نے  
انجاز ہی کیا ہے رسول کریم نے  
اللہ سے جناب کی ایمان فزیاں۔۔۔  
شائق بنا لیا ہے رسول کریم نے

پروفیسر آندھوہن گلزار دہلوی

پر تو حسن ذات آئے تھے  
کذب اور کفر کے مٹانے کو  
پیکر التفات آئے تھے  
سرور کائنات آئے تھے



چرخچولال قالی

میں ہوں اسے قالی گدے مصطفیٰ اور اظہار عقیدت کیا کروں

جگن ناتھ پرشاد آئند

مدح حسن مصطفیٰ ہے ایک بحر سیکراں

اس کے ساحل تک کوئی شیریں باں پہنچا نہیں

لالہ بہاری لال شانت

میں بھی یوں تیرے در کھکاری کر داتا - جو چشمِ کرم مجھ پہ بھی سلطانِ مدینہ

پر دلیسی جی برہمچاری

پریم کی مٹی بجائی ستید ابرا نے پاپ کی کایا مٹائی ستید ابرا نے

پاپ میں دو بے تھے جو ان کو ڈلو یا پریم میں

خوب رہی بگڑی بنائی ستید ابرا نے

شہر مٹی لو ادنی

کافور ہو گئی ہے سیر دل کی تیرگی شکر خدا کہ خواب بیدار ہو گئی

اخلاق احمدی نے ہے حیراں کیا مجھے

لی۔ ڈی کنیز احمد مختار ہو گئی

رام پیاری لکھنوی

اے محمد تم نے دلت سے بچایا نہیں پریم اور مت کا رتہ بتایا ہے میں

اے محمد ہو ترا پیغام دتیا میں بلند

چاند سورج کی طرح چمکے زمانے میں دو چند

## دعوتِ حق

اُدُگے تو پاؤ گے یاں تو رِحق جلوہ نما  
دل کو تسکین اور روح کو ملتی ہے یاں کر ضیا  
ہو گیا انسان اس کے فیض سے حق آشنا  
اس نے آکر آدمی کا بول بالا کر دیا  
یہ خدائے پاک کا انسان پہ خاص العام ہے  
ہے یہی دین محمد ہاں یہی اسلام ہے

سینکڑوں نہیں ہزاروں غیر مسلم شعراء نے حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظمیں اور والشیروں نے مقالے لکھ کر ثابت  
کیا ہے کہ اب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنی نوع انسان کے ہادی اور  
نجات دہندہ ہیں۔ ہر وہ شخص جسے خدائے دیکھنے والی آنکھیں  
عقل سلیم اور سوچنے سمجھنے والا دماغ دیا ہے اسے اس حقیقت کو تسلیم  
کئے بغیر چارہ نہیں۔

اسے یاد رہی! جیسا کہ آپ کو علم ہے تعصب کو چھوڑنے  
ہی سے قلب و ذہن پر حق آشکارا ہوا کرتا ہے۔ پس آپ  
تعصب کو چھوڑ دیں اور اسلام قبول کر لیں۔ وَمَا عَلَيْنَا الْإِكْلَانِ



# حقیقت حال

## عیسائیوں کی خاص توجہ کے لئے

ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ عیسائی اسلام پر بار بار بے کار اور بے بنیاد اعتراضات کرتے رہتے ہیں جب مسلمانوں کی جانب سے ان کا منہ توڑ جواب مل دیا جاتا ہے۔ پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کا پھر تکرار شروع کر دیتے ہیں وہ اہل اسلام کے جذبات کو بھڑکانے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل ملک کے امن و امان پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔ کیونکہ جو ملک اسلام کے نام پر بنا ہو۔ تو اس ملک کے کچھ باشندے اسی مذہب کو خود وطن و تشیع بنانے سے دریغ نہ کریں تو یقیناً عوام الناس مشتعل ہو سکتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ۱۹۷۹ء میں عیسائیوں نے قرآن کریم پر مبنی چودہ سوالات مسلمانوں پر کئے جن سے انہوں نے حضرت مسیح کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری ثابت کرنے کی بے سود اور مجرمانہ کوشش کی۔ اس سوالنامہ کا نام ”حقائق قرآن“ رکھا۔ اسے چھ بار چھاپا گیا۔ اسلامی مشن کو اس امر کا فخر حاصل ہے کہ اس نے عیسائی رسالہ حقائق قرآن کا جواب بذریعہ ”آئینہ حقائق قرآن“ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی خاموش ہو گئے۔

بعض پادریوں کی طبیعت میں اسلام سے دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح کے نام پر ان ٹیڈ اور نیم خواندہ پیروں کو بھکانا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا انہوں نے اپنا دستور عمل بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں پیرایہ میں اپنی سوالات کو ایک رسالہ جس کا نام "مسیح کی شان اور روئے قرآن" رکھا گیا ہے۔ شائع کر کے مسلمانوں کے خیالات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کسی کو شوق ہو تو اس کا مفصل جواب ہماری کتاب "آئینہ حقائق قرآن" کا مطالعہ کرے۔ رسالہ ہذا میں بھی اس کا جواب شافی اور کافی دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا نام "بے شل نبی" رکھا ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ پھر نتیجہ نکالئے۔

ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جو آیات قرآن کریم عیسائی پیش کرتے ہیں۔ ان کے سیاق و سباق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ان کی بددیانتی اور خبیث باطنی کا اظہار ہے۔ ان آیات کے ساتھ ذیل کی آیات مقدسہ کا مطالعہ انہیں کرنا چاہیئے تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔ پھر پتہ چلے گا کہ فضیلت کس کو حاصل ہے ؟

پادری نے زیادہ تر حوالہ جات سورۃ المائدہ سے لئے ہیں۔ اس لئے پہلے اسی مقدس سورت سے حذف کردہ حصص پیش کئے جاتے ہیں۔  
(۱) سوائے پیغمبر ہونے کے مریم کا بیٹا اور کچھ نہ تھا۔ اس سے پہلے کوئی پیغمبر گزرے اور اس کی والدہ خدا کی سچی پرستار تھیں اور دونوں



ماں بیٹا کھانا کھاتے تھے۔ اب دیکھو کس طرح کھول کھول کر ان غلط کاروں کے لئے خدا کے احکامات پیش کئے جاتے تھے۔ لیکن وہ ہیں کہ بھٹکتے ہی جاتے ہیں۔“ (القرآن المائدہ)

اسے یاد رہی! ابھی وقت ہے کہ آپ اس جبرم عظیم سے توبہ کریں۔ جو آپ کو حضرت عیسیٰ کو خدا ماننے پر اکسارہا ہے۔ جو چیز مادی ہے۔ وہ کسی رنگ میں بھی خالق نہیں ہو سکتی۔ جو کھائے پئے اور پھر بقول انا جیل سولی پر چڑھایا جائے وہاں وہ مر جائے اور پھر دفن دیا جائے۔ تین دن قبر میں رہے۔ وہ خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔ غور کرو۔ اس سورت میں آیا ہے۔ ”اعلان فرمادیکئے (ان کفار عیسائیوں کے سامنے) کہ تم عبادت کرتے ہو۔ ایک اللہ کے سوا دوسروں کی جو تمہارے نفع و نقصان پر قدرت نہیں رکھتے۔ اور وہی خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایذا میں اٹھانا پڑیں۔ کیا وہ خدا کے ثنایا نشان ہو سکتی ہیں۔ بقول بائبل کے شاو حین کے جو آدمی سولی پر چڑھایا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کا تصور جو آپ نے انجیل کے ذریعہ پیش کیا۔ اسے پڑھ کر کوئی سلیم الطبع شخص ایسے بے چارے منطووم کو خدا نہیں مان سکتا۔ جو خود کو نہ بچا سکے۔ وہ کسی کو کیا بچائے گا؟ یاد رہی قرآن کریم کا صرف وہ حصہ پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ محترمہ مریم کی صفائی کے لئے قرآن نے

نے پیش کیا۔ اگر آپ اس صفائی والے حصے کو مانتے ہیں تو باقی حصہ پر بھی  
بان لے آئیے۔ اگر آپ ایسا کریں۔ تو اہل پاکستان امن اور چین کا  
انس لیں۔

حضرت مریمؑ کا ذکر قرآن کریم میں اس لئے نہیں آیا کہ ان کی تفصیلات  
بیان کی جائے۔ بلکہ اس لئے آیا ہے کہ یہودی جو ان پر بدکاری کا الزام لگاتے  
تھے۔ اس کی تردید کی جائے۔ انہیں صدیقہ کہا گیا تاکہ ان کے معاندین  
کو علم ہو جائے کہ جو کچھ وہ کہتی تھیں۔ بالکل سچ ہے اور اس زمانہ کی عورتوں  
میں سے انہیں برتر کہا گیا تاکہ ان کی عزت ہو اور کوئی مخالف ان کی رسوائی  
نہ کرے۔

اسی سورۃ المائدہ کے سولہویں رکوع میں قیامت کا نقشہ پیش کیا گیا  
ہے۔ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے مخاطب ہو کر فرمائے گا۔  
”اے عیسیٰ بیٹے مریم کے۔ کیا تم نے لاگوں سے کہا تھا  
کہ مجھ (عیسیٰ) اور میری والدہ (مریم) کو خدا کے سوا کاہن ساز اور  
حاجت روا مانو؟“

اس پر حضرت عیسیٰ پکار اٹھیں گے۔ ”اے ذات پاک یہ مجھ  
سے کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ میں ایسی بات کہوں۔ جس کا مجھے  
حق نہیں پہنچتا۔ اور اگر میں نے کوئی ایسی حقیقت سے دور بات  
کہی ہوتی۔ تو یقیناً تجھے (خدا کو) اس کا علم ہوتا۔  
میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ سوائے اس کے جو مجھے حکم ملا



اور وہ یہی تھا کہ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ جو میرا اور تمام انسانوں کا پالنے والا ہے۔ اور اس پر تو گواہ ہے۔ جب تک میں ان میں رہا۔ میں نے یہی پیغام پہنچایا۔ اور جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان رہا۔ اور تو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔“ (انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فقط ایک مجبور برحق (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔“

## قرآن کریم میں شخصی تشلیث کی ممانعت

اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ مت کرو۔ اور اللہ کے متعلق سوائے حق کے کچھ نہ کہو۔ تحقیق مریم کا بیٹا (عیسیٰ ابن مریم مسیح) اللہ کا محض ایک رسول تھا۔ اور اس کا کلمہ (حکم تھا) جو مریم کی طرف ڈالا گیا۔ (بھیجا گیا) اور اس (اللہ) کی طرف سے روح تھا۔ پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولوں پر اور مین (خدا) مت کہو۔ اس (میں کہنے سے) باز آ جاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ ہی فقط ایک خدا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے۔ اس کے اللہ ہی کا۔ سزا اور کافری ہے (سورہ النساء آیت ۱۷۱-۱۷۲)

## خلاصہ کلام

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے  
کہ فضیلت کا مطلب یہ ہے کہ ہر  
نبی کو کسی نہ کسی عظیم نشان سے مشرف

کیا گیا۔ جو کہ اس زمانے کے حالات کے مطابق ہوتا تھا۔ حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور گلزار بنا دیا۔ حضرت موسیٰ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ان کا عصا مبارک اتر دیا بن جاتا  
تھا۔ اور آپ کا دست مبارک چراغ کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔  
حضرت یوسف علیہ السلام کو تعبیر خواب کا علم عنایت ہوا۔  
ان کو قید میں ڈلوایا۔ پھر رہا کر کے حکومت میں شریک کر دیا۔  
حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھ کر زندہ  
سلامت باہر نکلا دیا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اقدس ہوا میں اڑتا تھا۔  
حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم سے بیمار چنگے ہو جاتے تھے  
اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب رسولوں سے  
زیادہ رفیع الشان نشان عطا کئے۔

رہا چوتھا آپ کے دور میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا  
بڑا زور تھا۔ بعض عرب شعرا کعبۃ اللہ پر اپنا قصیدہ لکھ کر  
لٹکا دیتے تھے اور اعلان کر دیتے تھے کہ کوئی شاعر یا ادیب  
ہے جو ایسا قصیدہ لکھ کر پیش کرے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے



ان کے ایسے دعووں کے بطلان کئے گئے اور تمام دنیا کو حیران کر دینے کے لئے اپنے اسی نبی کو زندہ یا دہید معجزہ دیا جو کہ چودہ سو سال سے من و عن اسی طرح قائم و دائم ہے۔ ایک لفظ کا فرق اس میں نہیں آیا۔ اور نہ آئے گا۔ اس کے ساتھ قرآن کریم کے شروع میں اعلان کیا گیا۔ کہ یہ خاص کتاب ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں۔ اور اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

کسی اور مذہب کی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو پیش کیجئے پھر قرآن میں چند بار لٹکا رکھا کہ اگر کسی اور مذہب ہے تو اس قرآن الہی چند آیات یا سورتیں بنا کر لے آؤ آج تک یہ دعویٰ قائم ہے۔ مگر اب تک کسی کو حیرات نہیں ہوئی کہ اس کو قبول کرے۔

اس کے برخلاف ہر مذہب کی کتاب تخریف کی شکار ہو چکی ہے۔ اور میسائیوں نے تو حد کو دی کہ جب چاہا انہیں کی عبارت کو تبدیل کر دیا جتنے کہ اصل انجیل جو ارمیائی زبان میں تھی نابینہ ہو گئی۔ قرآن مجید ایسا معجزہ اور کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔ اس وقت سے آج تک دنیا کے فصحا اور بلفاء اس کی نظیر نہ ملے سے عاجز آگئے اور کہہ اٹھے

مَا هَذَا بَشَرًا

وہ، آپ کو چشم زدن میں تمام آسمانوں۔ عرش سے بے بہت و درج

کی سیر کرانی گئی۔ یہ معراج شریف کا واقعہ ہے۔

(ج) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے عالم گیر نبی بنایا گیا۔ باقی تمام انبیاء کو خاص خاص جماعتوں اور خاص اقوام کے لئے مبعوث کیا گیا۔ یہ شان کسی اور نبی کو نصیب نہ ہوئی۔

(د) آپ کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے

(۴) شکرِ زیت آپ کے دست مبارک میں گویا ہوتے، اور کلمہ شہادت پڑھا۔

(۵) آپ کے اشارہ سے چاند کے درجے سے ہو گئے۔ یہ بے نظیر معجزہ ہے جس کی مثال نہیں۔

(۶) جانور از قسم اونٹ۔ گاوہ۔ ہرن آپ سے ہم کلام ہوتے۔

(۷) آپ کے لب و لہجہ لگانے سے بیمار تندرست ہوتے اور کوئیں (جو خشک تھے) لبالب پانی سے بھر گئے

(۸) آپ کی انگلیوں سے صاف پانی نکلا

(۹) آپ کی دعا سے تصور اس کا کھانا سینکڑوں ہزاروں اشخاص کے لئے کافی ہوا۔

(۱۰) آپ کے فراق میں خشک لکڑی کا ستون (خانہ) بچوں کی طرح رونے لگا۔

آپ کے جسم سے ایسی تندرستی خوشبو آتی تھی کہ حادہ بگوئن عشاقان



نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ اپنے نام دیتے تھے۔

حسین یوسف، دم میسوی، پیر فیضاداری

آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی چٹائیں گرایا گیا۔

وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ آپ نے اس سے سلامت نکل آئے۔

اسی طرح مکہ کے کافروں نے بہت سے مسلح جوانوں کو جو کہ

تلواریں لئے ہوئے تھے۔ آپ کے گھر کا محاصرہ کرنے کے لئے

مقرر کیا اور یہ پالیٹہ کی۔ کہ جب آپ گھر سے باہر نکلیں۔ آپ کو

قتل کر دیا جائے۔ مگر ملاحظہ ہو کہ یہ چاق و چوبند جو اس آگ کی طرح

چمکتی ہوئی تلواریں گھر سے تھے۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

سورہ یسین کی تلاوت کرنے اور ان کی طرف پھونکیں مارتے ہوئے

مجمع سلامت نکل گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا اڑائے پھرتی تھی۔ اور

وہ تخت آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہی اڑ سکتا تھا۔

مگر آپ کو براق پر سوار کر کے ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور

عرش معلیٰ تک پہنچایا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے زمانے کے خوب صورت ترین

انسان تھے۔ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں کے چاند سے

جی زیادہ خوب صورت تھے۔ چنانچہ ایک صحابی بیان فرماتے

ہیں کہ ایک رات وہ مسجد نبویؐ میں گئے۔ رسول کریمؐ سرخ رنگ کا جامہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ چاند آسمان پر جلوہ نگین تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں چاند کو دیکھتا تھا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا۔ تو مجھے معلوم ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مبارک چاند سے بھی زیادہ بنور تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو شاہ مصر نے کئی سال قید میں رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے تین سال تک شعب ابوطالب نامی گھالی میں مسجد تمام خاندان کے قید رکھا۔ اور آپ اور آپ کے خاندان کا مقاطعہ کیا گیا۔ اور ایک عہد نامہ لکھ کر کعبہ پر لٹکا دیا گیا۔ جسے کہ اس عہد نامہ کو دیکھنے چاہے کہ ختم کر دیا اس طرح تین سال گزر گئے۔ پھر آپ اور آپ کا خاندان آزاد ہوئے۔ آپ کو خوابوں کی تعبیر بیان کرنے میں کمال حاصل تھا۔ چنانچہ آپ کے اصحاب خواب سناتے آپ فوراً اس کی تعبیر بیان فرمادیتے۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں کچھ عرصہ رہنا پڑا۔ آنحضرتؐ اور آپ کے جاں نثار دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں کو غار ثور میں تین راتیں کاٹنی پڑیں۔ غار کے منہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکڑی نے جالاتن دیا۔ اور ایک کبوتری نے اللہ سے دے دیئے کافروں نے بچ گئے۔ صدیق اکبرؓ کو نگر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْفَكْنَا فَاَنْفَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی ہمارے ساتھ ہے



کافر مکہ کی کاجالادیکھ کر کہ وہ اسی طرح قائم ہے۔ وہاں سے چلے گئے۔ اسی واقعہ کے لئے ایک مشہور انگریز مورخ لکھتا ہے کہ مکہ کی مکہ کے چائے اور کبوتر کے آندھوں نے دنیا کی تاریخ کو تبدیل کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا نے مبارک اتر دیا بن گیا۔ اور فرعون کے جمع کردہ جادو گروں کے تمام سواںگوں کو ہڑپ کر گیا۔ جنگ یدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفروں کی ایک صفی بھر کر کافروں کی طرف پھینکی۔ وہ اس وقت کے لئے نابینا ہو گئے۔ قرآن میں آتا ہے۔ جب تم نے کفر میں پھینکیں۔ وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یونانی حکماء اور ان کی حکمت کا بہت زور شور تھا۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیماروں کو تندرست کرنے کی قدرت عطا کی۔ خدا کے حکم سے وہ بیماروں کو شفا یاب کر دیتے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ قدرت عطا کی گئی کہ جب چاہیں خدا کے نام سے مریضوں کو صحت یاب کر دیں۔ قرآن کریم کو بھی اسی لئے شفا کہا گیا کہ اس کی آیات میں شفا رکھی گئی ہے۔ بلکہ سب سے پہلی سورت کا ایک نام سورہ شفا بھی ہے۔

جب آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دوران غار ثور میں

قیام فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کو سانپ نے ڈس لیا۔ آپؐ نے اس مقام پر اپنا لب مبارک لگا دیا۔ وہ پاؤں ٹھیک ہو گیا فتح خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آشوب چشم میں مبتلا تھے آپؐ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور ان کی آنکھوں کا دکھ درد ختم ہو گیا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ آپؐ کے دعا کرنے، پھونک مارنے اور ہاتھ پھیر دینے سے مریض تندرست ہو جاتے تھے۔

دوسرا عجاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ہے کہ کبھی کبھار مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ اور ایسا وہ خدا کے حکم سے کرتے تھے، اپنی مرضی سے اگر وہ مردہ زندہ کر سکتے تو پھر بقول آنا جیل جب انہیں صلیب پر چڑھانے لگے تو انہوں نے "ایلی ایلی لہما شفیعی" (اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) اور موت کا پیالہ پینے کو کیوں خداوند تعالیٰ کو پکارا۔ کیوں نہ اپنے آپ کو زندہ رکھ سکے۔ اور صلیب پر بے کسی اور حسرت و پاس میں جان دے دی اگر وہ خدا تھے اور مردہ اپنی مرضی سے زندہ کرتے تھے تو پھر اپنے آپ کو کیوں نہ بچا لیا۔ یہ غور کا مقام ہے۔ ذرا سوچئے تو صلیب کی پٹی آنکھوں سے اتار بیئے۔ ورنہ پھٹاؤ گے۔ کل کو قیامت کے پرخش ہو گی۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار روحانی مردوں کو زندہ کیا۔ وہ لوگ جو روحانی طور پر ختم ہو چکے تھے۔ اور حیوانوں کی طرح زندگی



بسر کرتے تھے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راہِ راست پر لے آئے  
پھر وہ فرشتہ سیرت بن کر اعلیٰ درجہ کے صحیح معنوں میں انسان بن گئے۔  
جسائی مردوں کا زندہ کرنا اس کے مقابلہ میں بیچ ہے جسائی مردوں  
کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی زندہ کر دیتے تھے۔ اس  
سلسلہ میں حضرت عبدالغادر حبیلانی کی مثال مشہور ہے۔ انہوں نے  
مردوں کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح کئی اور اولیاءِ کرام ہوئے ہیں جنہوں  
نے مردوں کو زندہ کیا۔

لوگو! اسلام کو اپنا دینیہ ہے اور حیات  
دینِ کامل ہے یہی اور یہی راہِ نجات

## نجات محض اسلام میں

اس لئے کہ :-

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین

ہونے کا شرف بخشا۔

۲۔ ان کو تمام دنیا اور تمام انسانوں کے لئے نبی مبعوث کیا گیا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تمام کر دیا  
نبوت کو ختم کر دیا

۴۔ اللہ کے نزدیک محض اسلام ہی دینِ قائم رکھا گیا۔ باقی تمام ختم کر دیے

۵۔ اسلام تمام پیغمبروں اور رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔

- ۶۔ اسلام نے رنگ نسل اور ملک کی تمیز ختم کر دی۔ انسان کو اصل مقام بخشا  
 ۷۔ اسلام کے ذریعے تمام دنیا کے انسانوں کو ایک بھائی چارہ  
 میں منسلک کیا گیا۔ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہو گئے۔ رکائے  
 گورے۔ پیلے کی تمیز ملبیا میٹ کر دی۔ اس لئے اسلام عالمگیر مذہب قرار پایا  
 ۸۔ اسلام دنیا میں مکمل امن و امان، آشتی و صلح کا دعوے دار ہے۔

جارحیت اور فتنہ فساد کا سخت مخالف ہے

- ۹۔ اسلام بھوک اور رنگ کا علاج ہے۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کے پیڑوس میں کوئی شخص بھوپیا سنا رہے  
 ۱۰۔ قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام  
 لوگوں کے لئے اللہ کے حضور شفاعت کرنے والے  
 ہوں گے اور کسی نبی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔

اگر آپ کل عالم میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور  
 آخرت میں نجات کے طالب ہیں  
 تو فوراً اسلام کے حلقہ میں شامل ہو جائیں  
 ﷺ محمدؐ کی یہ محفل ہے اب آئے جس کی چاہیے!

اسلامی مشن سنت نکر لاپو



# تبلیغی کتب

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴-۰۰	حقیقت قادیانیت	۱۵-۰۰	انجیل پر تباہی
۲-۰۰	اسلام اور کمیونزم	۲-۰۰	الجمہاد فی الاسلام
۲-۰۰	بقیۃ محمد (بائبل کی رو میں)	۲-۰۰	توحید و تثلیث
۴-۰۰	امت مسلمہ	۲-۰۰	ہم مسلمان کیوں ہوئے
۲-۰۰	حضرت مسیح (انجیل کے آئینہ)	۲-۰۰	الوہیت مسیح (ترمیم شدہ)
۲-۰۰	حضرت محمد (بائبل کی نظر میں)	۲-۰۰	اسلام کی خصوصیات
۵-۰۰	برنباس (انگریزی)	۲-۰۰	قرآن مجید اور انجیل جدید
۲-۰۰	ہندومت	۶-۰۰	محضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲-۰۰	ثنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳-۰۰	آئینہ حقانی قرآن
۲-۰۰	گرو نانک جی اور سکھ مت	۳-۰۰	سارا کردار قرآن کی روشنی میں
۲-۰۰	ایک انگریز کرنل کا قبول اسلام	۲-۰۰	حقیقت عیسائیت
۲-۰۰	مسلمان بچوں کی نظمیں	۲-۰۰	مسیح اعظم
۶-۰۰	عشقانی رسول (دوسرا حصہ)	۶-۰۰	جرم ارتداد
۶-۰۰	ناریخ سکھ مت	۲-۰۰	ناسخ منسوخ
۵-۰۰	بے مثل نبی	۳-۰۰	اعلائے کلمۃ الحق

ملنے کا پتہ :- اسلامی مشن سنٹر لاہور

# اے لوگو!

کیا آپ جانتے ہیں کہ چودہ سو سال ہوئے۔ دین مکمل ہو گیا۔  
خداوند تعالیٰ کا آخری پیغام بنی نوع انسان کے نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
میں دیا گیا۔ **آخری پیغام** لا اِلهَ اِلاَّ اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ  
نہیں کوئی محبوب سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اے لوگو!

اس کے بعد نہ کوئی خدائی حکم آیا نہ آئندہ آئیگا پیروں اور رسولوں کا سلسلہ بھی باطل  
بند ہو گیا۔ پیغام تمام وقتوں، تمام قوموں، تمام لوگوں، غرض تمام دنیا کے نام تھا  
اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (القرآن)  
اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ (الباقی)  
پھر خلافت اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے  
نام تھا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل  
نہ ہونا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھولی ہوئی بیٹیوں کے پاس جانا نہ تھی۔  
"اس سچے نے جواب میں کہا کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھولی ہوئی بیٹیوں  
کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی: ۲۳)

## خبردار

جس مرد یا عورت نے اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو ماننے سے انکار کر دیا  
اس کا ٹھکانا آگ میں ہو گا۔ اور اس پیغام پر ایمان لائیو لا مسلمان بہشت میں جائے گا۔  
مسلمان کا ایمان ضامن امن و امان  
(اسلامی مشن سنٹر بمبئی لاہور)



# مقامِ مصطفیٰ اِدراکِ انسان سے بھی بالا ہے

محمد مصطفیٰ اصل علیٰ عجوبہ نیروان میں  
محمد مصطفیٰ جانِ تمنا، شانِ رحمت میں  
محمد مصطفیٰ ہی مرکزِ ایمانِ ایمان میں  
وہی جن کی تفصیلات کا نشانِ اُظہارِ انکوش

وہی آشرفی بعبدہ جن کی عزتِ شان کا مظہر  
جو اُسے اس جہاں میں رُحمۃً للعالمین دے کر  
نظامِ انِ حُدادِ اِدراکِ انسان سے بھی بالا ہے  
مقامِ قابِ قوسین اُنکے قربِ حق کی منزل ہے  
کہا کرتے ہیں گانے بھی باوق اور ایمانِ جن کو  
وہ اُکملتِ نکم وِثنا یہ ہے تکمیلِ دین جس پر

سراپا لطف و رحمت تھے خدا کی شان کے مظہر  
وہی جن کی اطاعت طاعتِ حق عبادت ہے  
وہ جن کی اپنے قلبِ حزمین کو زندگی بخشی  
میں اس کے در پہ استغفر جرمِ عصیان لے کر آیا ہوں  
نہاے عطا و عفو و احسان لے کر آیا ہوں

میرے آقا سرا دل نور و جذب و سوز سے بھر دے  
مرے قلبِ نظر کو حکمت و عرفان عطا کر دے

[www.only1or3.com](http://www.only1or3.com)

[www.onlyoneorthree.com](http://www.onlyoneorthree.com)

www.only1or3.com  
www.onlyoneorthree.com

[www.OnlyOneOrThree.com](http://www.OnlyOneOrThree.com)